عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۶ | ۱۱تا۱۵/ ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲/نومبر ۲۰۰۷ء | شمارہ:۴۳

قیمت: ۷ روپے

حج کی ادائیگی میں اہل استطاعت کی غفلت

جھوٹے نبی کا نفسیاتی تجزیہ

اتفاق و اتحاد کا ماحول کیسے قائم کیا جائے؟

چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا شاندار انعقاد

خصوصی رپورٹ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

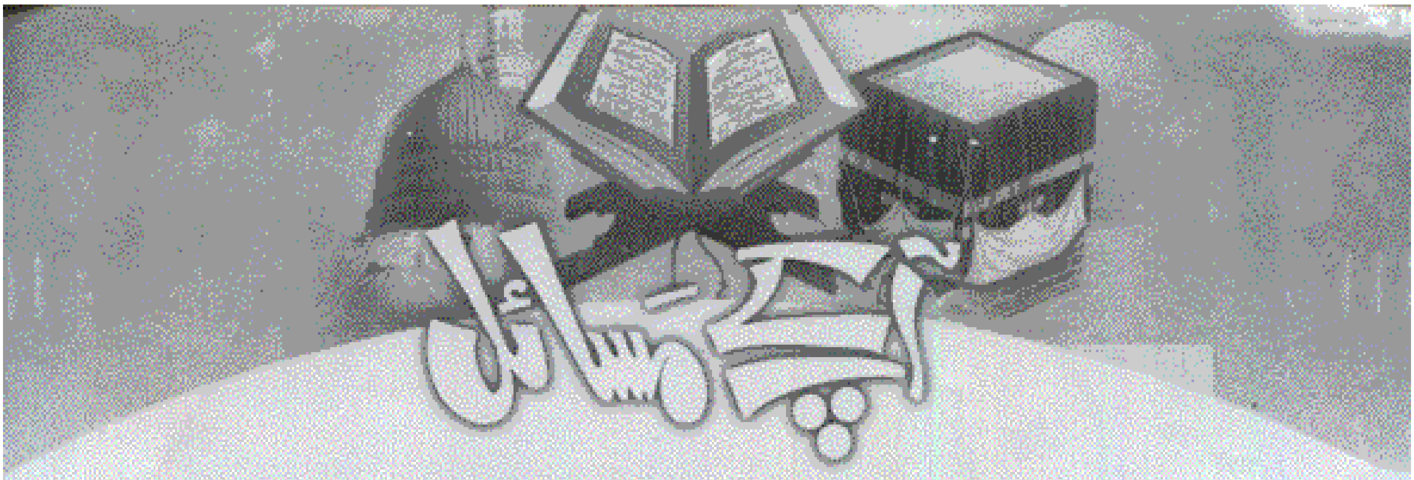

جائیداد پر کس کا قبضہ؟

چوہدری احمد دین‘ آزاد کشمیر

س:..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے نانا جن کی آٹھ بیٹیاں تھیں اور جن میں سے ایک میری والدہ ہیں‘ میری والدہ کا کوئی بھائی نہیں ہے‘ میرے نانا کے تین بھائی تھے‘ جن سے ایک بھائی کی اولاد سے میرے والد صاحب ہیں اور ایک بھائی ان کا موجود ہے‘ میرے نانا نے میرے والد یعنی اپنے بھتیجے کو ساتھ رکھا تھا‘ اور زمین بھی ان کو دی تھی‘ لیکن وہ ان کے نام نہ کرواسکے اور وفات پاگئے‘ ان کی موجودہ بھائی کے ساتھ نہ بن سکی‘ اسی لئے بیماری کی حالت میں ان کی دیکھ بھال‘ ان کا کفن دفن میرے والد نے کیا‘ ان کی یہ وصیت تھی کہ میری جو زمین ہے وہ میرے بھتیجے کو دی جائے‘ بھائی کو وہ خود اس کا کچھ حصہ دے کر گئے تھے‘ یہ بات چار گواہوں کے سامنے زبانی کی گئی تھی‘ کیونکہ میرے والد شریف آدمی ہیں۔ ان کا چچا یعنی میرے نانا کا بھائی وہ کافی چالاک آدمی ہے‘ میرے نانا کی ایک بہن بھی تھی‘ جن کی تین بیٹیاں ان کی موجودگی میں وفات پاچکی تھیں اور پانچ زندہ ہیں‘ جو نانا کا بھائی ہے‘ اس نے ساری زمین کے دو حصے اپنے نام کروالئے اور پٹواری سے نانا کا نام کاغذوں سے خارج کروادیا کہ یہ لاوارث تھے‘ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی‘ ان کی جگہ دور کے رشتے دار کا نام کاغذوں میں لکھوادیا کہ ہم بھائی ہیں‘ جبکہ وہ دور کے رشتے دار ہیں‘ میرے والد بہت سیدھے تھے‘ اب پٹواری کا کہنا ہے کہ اب ان کی کوئی ویلیو نہیں ہے‘ اسلام کی اور قانون کے طریقے سے آپ بتائیں کہ یہ جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی؟ جبکہ ان کی پانچ بیٹیاں ہیں‘ باقی چار بیٹیاں جو ہیں وہ اپنا حصہ میری والدہ کو دینا چاہتی ہیں تاکہ ہم لوگ اس کیس سے بچ جائیں؟ نیز نانا کی جو بہن تھی‘ میرے والد کے چچا نے اس سے زمین اپنے نام کروائی کیا وہ اس اکیلے کا حصہ بنتا ہے یا نہیں؟

مولانا سعید احمد جلال پوری

ج:..... آپ کے نانا کی جائیداد تین حصوں میں تقسیم ہوگی دو حصے ان کی بیٹیوں کو ملیں گے اور ایک حصہ ان کے بھائی بہن کو ملے گا‘ نانا کی جو بیٹیاں یا جو بھائی بہن ان کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے ان کو یا ان کی اولاد کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ آپ کے والد صاحب چونکہ آپ کے نانا کے بھائی کی موجودگی میں ان کے شرعی وارث نہیں تھے اس لئے اگر آپ کے نانا زندگی میں اپنی جائیداد میں سے کچھ ان کو دے کر اس پر آپ کے والد صاحب کو قبضہ دے جاتے اور سرکاری قانونی کارروائی بھی کرجاتے تو ان کا یہ عمل ہبہ کہلاتا‘ مگر چونکہ زندگی میں وہ یہ سب کچھ نہ کرسکے بلکہ زبانی وصیت کی تھی تو اب ان کی وفات کے بعد آپ کے نانا کے وارثوں کی مرضی ہے کہ ان کی وصیت کا پاس کریں یا نہ کریں‘ باقی آپ کے نانا کے بھائی کا دھوکا سے جائیداد کے دو حصے اپنے نام کروانا اور کاغذات میں یہ لکھوانا کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی‘ بہت بڑا جرم‘ لائق غضب الٰہی گناہ ہے‘ آج دنیا میں اگر وہ اس سے چند روپے کھائیں گے تو کل قیامت کے دن یہ ساری زمین تحت الثریٰ سے کاٹ کر اس کے گلے کا طوق بناکر اسے حوالہ جہنم کیا جائے گا‘ آپ حضرات اس ظلم پر خاموش ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی تلافی کی التجا کریں یا پھر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ واللہ اعلم۔

☆☆ .... ☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۶ شمارہ:۴۳ ۱۱۲۵/۵ ذوالقعدہ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ نومبر ۲۰۰۷ء

اس شمارے میں

قادیانیت کی کھلے عام تبلیغ	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
سنا ہے کل تیرے در پر ہجوم عاشقاں ہوگا	۷	مرسلہ: سید انوار الحسن
حج کی ادائیگی میں اہل استطاعت کی غفلت	۱۰	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری
حج ..... جذبہ محبت کا اظہار	۱۲	قاری سعید الرحمٰن
جھوٹے نبی کا نفسیاتی تجزیہ	۱۳	مرسلہ: قاضی احسان احمد
اتحاد و اتفاق کا ماحول کیسے قائم کریں؟	۱۸	مولانا مفتی شبیر احمد
مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی	۲۲	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
۲۶ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۲۴	رپورٹ: محمد ارشد خرم

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانیت کی کھلے عام تبلیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ پاکستان میں اسلام، اسلامی تعلیمات کی تعلیم و تبلیغ اور ترویج پر تو قدغن ہے، مگر کفر، شرک، ارتداد و زندقہ کو کھلی چھٹی ہے، اس کی تعلیم و تبلیغ اور ترویج و اشاعت پر کسی قسم کی نہ صرف یہ کہ کوئی پابندی و قدغن نہیں بلکہ اسے ہر طرح کی آزادی ہے، اگر یوں کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ اسے ہر طرح کی سرپرستی کا ''اعزاز'' حاصل ہے۔

کوئی شخص کافر و مشرک بن جائے یا مرتد و زندیق ہو جائے، اس پر کسی مسلمان بلکہ مسلمانوں کے ''خیر خواہوں'' کو اس کی کوئی پرواہ نہیں، ان کی بلا سے کہ کوئی مسلمان رہے یا مرتد ہو جائے، یہ اس کی ذات کا مسئلہ ہے، لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے بھائیوں کے دین و ایمان کے تحفظ کی خاطر تعلیم و تعلم کے حلقے لگائے، وعظ و تلقین کی مجالس کا اہتمام کرے تو اس کی نگرانی شروع ہو جاتی ہے۔

کیا کیا جائے یہ اسلامی ملک ہے؟ کیا یہاں مسلمانوں کی حکومت ہے؟ یا نعوذ باللہ یہاں اسلام دشمنوں کا راج ہے؟

کیا کسی مسلمان حکومت کا فرض نہیں کہ وہ اپنے مسلمان شہریوں کی دوسری ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی دینی و مذہبی اور علمی و فکری ضروریات کو مدنظر رکھے اور ان کے دین و مذہب اور ایمان و عقیدہ کا تحفظ کرے؟

کیا مملکت خداداد پاکستان مسلمانوں کے دین و ایمان اور مذہب و عقیدہ کے تحفظ اور آزادی سے اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے حاصل نہیں کیا گیا تھا؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو بتلایا جائے کہ اگر کوئی مسلمان اپنی حکومت کے اس فریضہ سے پہلوتہی کی صورت میں یہ خدمت انجام دیتا ہے تو قابل تحسین ہے یا لائق تعزیر؟

کیا مسلمانوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے عقائد ونظریات کا تحفظ کریں؟ اور اپنے مسلمان بھائیوں کو جھوٹ وسچ اور حق وباطل سے آگاہ کریں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کا فرض نہیں کہ وہ دین ومذہب اور ملک وملت کے ایسے خیرخواہوں کی سرپرستی کرے؟ اس کے ساتھ ساتھ ملک وملت اور دین ومذہب کے ان باغیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگائے، انہیں لگام دے جو مسلمانوں کے امن وایمان کو غارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

مگر اے کاش کہ موجودہ دور میں سب ہی کچھ الٹا ہے، چنانچہ چوروں، بدمعاشوں، ملک وملت کے باغیوں اور دین فروشوں کو سرپرستی حاصل ہے، لیکن ملک وملت کے وفاداروں، دین داروں اور دین ومذہب کے نام پر سرفروشوں پر ہر طرح کی قدغن ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اور قادیانی گروہ جس کی بنیاد ہی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دین ومذہب اور قرآن وسنت سے بغاوت وعداوت پر رکھی گئی ہے اور اس نے کبھی کسی مرحلہ میں بھی اپنے آپ کو پاکستانی نہیں سمجھا، ہمیشہ سے وہ انگریزوں کا نمک خوار اور یہود وہنود کا وفادار رہا ہے، وہ پاکستان بن جانے کے باوجود بھی اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھتا آرہا ہے۔

ان کو عیسائی، یہودی، ہندو، مجوسی اور پارسی وغیرہ سب ہی برداشت ہیں...... چنانچہ قادیانی گروہ کی تاریخ شاہد ہے کہ اس نے کبھی کسی ہندو، عیسائی اور یہودی کو قادیانی بنانے کی کوشش نہیں کی...... اگر اسے کوئی برداشت نہیں تو وہ مسلمان اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور نام لیوا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو مرتد بنانے اور ان کا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ کاٹ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑنا چاہتا ہے۔

مگر شروع دن سے مسلمان اس کی راہ کا پتھر رہا ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ جب آئینی اور قانونی طور پر قادیانیوں کو مسلمان سے الگ گروہ قرار دے دیا گیا تھا تو مسلمان حکومت ان کو ان خلاف قانون سرگرمیوں سے روکتی۔ مگر اے کاش کہ ایسا نہ ہوا، تو مسلمان تن تنہا قادیانی استعمار کے مقابلہ میں ڈٹ گیا اور ان کی یورشوں کے سامنے بند باندھتا رہا۔

اب جبکہ مسلمان اور خصوصاً دین دار مسلمان کو تشدد پسند اور دہشت گرد باور کرایا جانے لگا اور ملکی وبین الاقوامی قوتوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میدان سنبھال لیا تو قادیانیوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیدھے سادے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو شکار کرنے اور ان کا دین وایمان غارت کرنے کے لئے اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز تر کردیں۔

چنانچہ اخباری اطلاعات کے مطابق گزشتہ کچھ عرصہ سے محمود آباد، منظور کالونی، ماڈل کالونی، شاہ فیصل کالونی، ڈرگ روڈ کینٹ بازار کے علاقوں میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں اور متعدد سیدھے سادے مسلمان ان کا شکار ہوچکے ہیں۔ چنانچہ وہ کھلے عام تبلیغ کرتے ہیں، لٹریچر اور کتب تقسیم کرتے ہیں، مسلمانوں کو علاج معالجے اور نوکری وچھوکری کے بہانے انہیں شکار کرتے ہیں۔

متعدد مسلمانوں نے اس سلسلہ میں رابطہ کرکے اس کے سدباب کی درخواست کی ہے، ارباب اقتدار اور علاقہ کی انتظامیہ سے درخواست ہے کہ اس کا سدباب کریں ورنہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ مسلمان راست اقدام پر نہ اتر آئیں، اس کے ساتھ ہی ہم قادیانیوں سے بھی کہیں گے کہ اس طرز عمل سے باز آجائیں اس میں ان کی خیر وعافیت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان اشتعال میں آجائیں اور ان کے لئے مشکلات پیدا ہوجائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سنا ہے کل تیرے در پہ ہجوم عاشقاں ہوگا

مرسلہ: سید انوار الحسن

حج کا اہم رکن وقوف عرفہ ہے بلکہ حج تو نام ہی وقوف عرفہ کا ہے یہ عظیم الشان دن ہوتا ہے' اس دن نعمتِ خداوندی اپنے بندوں کی طرف سب سے زیادہ متوجہ ہوتی ہے اور آقا و مالک اپنے بندوں اور غلاموں کو اپنی آغوشِ رحمت میں پناہ دینے کے لئے سب دنوں سے زیادہ آمادہ ہوتا ہے۔

بقول مولانا سید سلیمان ندویؒ کے:

''یہ اجتماع اور اس کا بے نظیر مؤثر منظر دلوں میں مغفرت اور رحمت الٰہی کی طلب کا طوفان انگیز جوش پیدا کرتا ہے' ہر شخص کو دائیں بائیں' آگے پیچھے دور تک یہی منظر نظر آتا ہے تو وہ خود اس اثر میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ زندگی بھر اس کی لذت باقی رہ جاتی ہے۔'' (سیرۃ النبی جلد پنجم)

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

''جب ہمتیں کسی خاص نقطہ پر مرکوز ہوجاتی ہیں' دل تفرع و بے تابی میں مشغول ہوتے ہیں' ہاتھ خدا کے سامنے پھیلے ہوتے ہیں' نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوتی ہیں اور سب ایک جان اور ایک دل ہوکر پوری توجہ کے ساتھ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہوتے ہیں' اس وقت ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ ان کو مایوس کردے گا' ان کی کوششوں کو ضائع فرمادے گا اور اپنی رحمت سے ان کو محروم و بے نصیب رکھے گا۔'' (احیاء العلوم)

عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمت بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حق تعالیٰ شانہٗ عرفہ کے دن دنیا کے آسمانوں پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں' میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر ان لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے ان کے گناہ معاف کردیئے۔'' (ترغیب)

اللہ کی اس رحمت کو دیکھ کر شیطان بہت ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

نہ رکھ لباس کا الجھاؤ تن پہ دستِ جنوں
کیا ہے چاک گریباں تو پھاڑ دامن بھی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بدر کے دن کو چھوڑ کر عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل' راندۂ درگاہ بہت حقیر اور بہت زیادہ غصہ میں بھرا ہوا ہو' یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن اللہ کی رحمتوں کا کثرتوں سے نزول ہوتا اور بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کو معاف ہوتے دیکھتا ہے۔'' (مشکوٰۃ)

وقوف عرفہ کے بعد حاجی کو حکم ہوتا ہے کہ وہ یہاں پر بالکل نہ ٹھہرے بلکہ مزدلفہ چلا جائے اور پھر وہاں بھی اسے صبح کو حکم مل جاتا ہے کہ اب منیٰ کی طرف چلے جاؤ' حاجی تو حکم کا بندہ اور اشاروں کا غلام ہے اسے جو حکم مل گیا وہ اسے پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار کسی جگہ ٹھہرنے کا حکم ہوا تو وہ ٹھہر گیا' کوچ کا حکم ہوا تو وہ چل پڑا' سالہا سال کی عادات چھوڑنے کے لئے کہا تو ان کے ترک کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ عاشق کی شان ہی یہی ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے بعد تمام عشاق و اہل محبت' اہل درد اور اہل طلب کی زندگی کا یہی طرز تھا' کبھی سفر کبھی قیام' کبھی وصل' کبھی ہجر' نہ عادت کی غلامی' نہ ذوق کی اسیری' نہ خواہش کی تابعداری' نہ شہوت کے سامنے سپر اندازی۔'' (ارکان اربعہ)

اور منیٰ میں تو حاجی سے وہ افعال سرزد ہوتے ہیں جو اس کی دیوانگی کا کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیثؒ لکھتے ہیں:

''اس سب کے بعد منیٰ میں

وحشتِ دل سے مجنوں کی طرح خاک بسر
چھانتے پھرتے ہیں ہم کوہ و بیاباں دن رات

شیاطین کے پتھر مارنا اس جنون کی وحشت کے آخری حصہ کا نظارہ ہے جو عشاق کو پیش آتا ہے۔ عاشق کا جنون جب حد سے تجاوز کرتا ہے تو وہ ہر اس شخص کے پتھر مارا کرتا ہے جس کو وہ اپنے کام میں مخل سمجھتا ہے۔“

(فضائل حج)

رمی جمار کی حقیقت بیان کرتے ہوئے امام غزالی لکھتے ہیں:

”اس سے مقصود صرف حکم کو پورا کرنا ہے تاکہ مکمل عبودیت کا مظاہرہ ہوسکے، عقل اور نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں، مزید یہ کہ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت پیدا کرنا مقصود ہے کیونکہ ابلیس ملعون اسی جگہ ان کو قربانی میں شبہ پیدا کرنے یا کسی معصیت میں مبتلا کرنے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو کنکریاں ماریں تاکہ وہ ان کے پاس سے دفع ہوجائے اور اس کو ان سے کوئی توقع ہی باقی نہ رہ جائے۔ اگر کوئی خیال کرتا ہے کہ ان کے سامنے شیطان حقیقت میں آ گیا تھا اس لئے انہوں نے اس کو مارا میرے سامنے تو شیطان نہیں ہے کہ میں اس کو ماروں تو اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ خیال بھی شیطان ہی کا پیدا کردہ ہے اور وہی ہے جس نے یہ خیال تمہارے دل میں ڈالا ہے تاکہ شیطان کو ذلیل وخوار کرنے کا جو عزم و ارادہ تمہارے اندر تھا وہ کمزور پڑ جائے تم کو جاننا چاہئے کہ ظاہر میں تم جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہو لیکن حقیقت میں وہ کنکریاں شیطان کے منہ پر پڑتی ہیں اور اس کی کمر توڑ دیتی ہیں۔ اس لئے کہ اس کی تذلیل وتوہین سب سے زیادہ اس تعمیل حکم سے ہوتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی تعظیم و اطاعت کے جذبہ سے ہو۔ نفس یا عقل کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔“

(احیاء العلوم)

اس کے بعد بندہ قربانی کرتا ہے جو در حقیقت اس کی اپنی جان کی قربانی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے غایت رحمت سے اسے جانور کی قربانی میں بدل دیا اور یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، امام غزالی فرماتے ہیں:

”جاننا چاہئے کہ قربانی تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے چنانچہ یہ حکم بھی فوراً بجالانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ اس کے ایک ایک جزو کے بدلے میں تمہارا ایک ایک جزو آگ سے محفوظ رہے گا۔“ (احیاء العلوم)

جس طرح ایک معروف متعین طریقے سے احرام باندھا تھا اسی طرح ایک معروف ومتعین طریقے سے احرام کو کھولا جائے گا۔ جس طرح نماز سلام سے ختم ہوتی ہے اسی طرح شریعت نے احرام کھولنے کے لئے حلق یا قصر کا طریقہ تجویز کیا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں:

”حلق میں ایک پرانی یادگار کا اشارہ چھپا ہوا ہے۔ تمدن کے ابتدائی عہد میں دستور تھا کہ جو غلام بنا کر آزاد کیا جاتا تھا، اس کے سر کے بال منڈوا دیئے جاتے، تھے۔ یہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی، چونکہ حج خدا کی دائمی غلامی اور بندگی کا اقرار واعتراف ہے اس لئے انسانیت کی یہ پرانی رسم باقی رکھی گئی۔“

(سیرۃ النبی جلد پنجم)

یہ حج کی ایک جھلک اور ارکان وافعال میں پوشیدہ ہزاروں حکمتوں میں سے چند حکمتوں کا بیان تھا ورنہ حج میں قدرت خداوندی کی بے شمار نشانیاں اور ہزار ہا حکمتیں ایسی ہیں جن کے بیان کرنے سے ایک بندہ عاجز وقاصر ہے منجملہ ان حکمتوں کے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ان مقدس ومتبرک مقامات پر جمع ہوکر ان آثار وبرکات کو حاصل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں انبیاءؑ وصدیقین، شہداء وصالحین پر بطور انعام کے فضل وکرم فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں:

”حج کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جماعت ایک خاص زمانہ میں جمع ہو اور ان لوگوں کا حال یاد کرے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا مثلاً انبیاءؑ وصدیقین، شہداء وصالحین اور اس جگہ جمع ہوں جہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں موجود ہیں۔ جہاں ائمہ دین اور صالحین امت شعائر اللہ کی تعظیم میں سرشار ہوکر گڑگڑاتے ہوئے خیر وبخشش کے طالب اور کفارۂ سیئات کے امیدوار بن کر آئے ہیں۔“ (حجۃ اللہ البالغہ)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

کیونکر جنوں میں دشت نوردی نہ ہو پسند
پایا ہے آبلوں نے مزا نوکِ خار میں

”یہ بات بھی طہارت نفس میں

داخل ہے کہ آدمی ان جگہوں میں اترے اور قیام کرے جہاں صالحین اور اولیاء اللہ

> اک تجھ سے باخبر ہے بس اور سب سے بے خبر
> کیا ہوشمند ہے ترا دیوانہ آج کل

ہمیشہ سے دل کی تعظیم اور ارادت کے ساتھ اترتے آئے ہیں اور اس کو خدا کے نام سے معمور کرتے رہے ہیں۔"

(حجۃ اللہ البالغۃ)

حج میں اللہ کے بندے دور دراز علاقوں سے اس جگہ جمع ہوتے ہیں جسے خدا کا گھر اور بیت اللہ کہا جاتا ہے' جو تمام مسلمانوں کا مرکز اور ہدایت وارشاد کا منبع ہے یہاں مختلف قبائل' مختلف قوموں' مختلف علاقوں' مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے مختلف رنگ ونسل کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر' ایک جیسا لباس پہن کر' ایک ہی زبان میں بارگاہ خداوندی میں درخواست پیش کرتے ہیں اور اپنی دیوانگی و بیکسی اور حاضری کا ایک ہی ترانے میں اعلان کرتے ہیں تو قومیت و وطنیت' نسل و رنگ اور جغرافیائی حدود کی کوکھ سے جنم لینے والے تمام بت پاش پاش ہو جاتے ہیں۔

مولانا سید سلیمان علی ندوی لکھتے ہیں:

"خانہ کعبہ اس دنیا میں عرش الٰہی کا سایہ اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا نقطہ قدم ہے یہ وہ آئینہ ہے جس میں اس کی رحمت وغفاری کی صفتیں اپنا عکس ڈال کر تمام کرۂ ارض کو اپنی شعاعوں سے منور کرتی ہیں یہ وہ منبع ہے جہاں سے حق پرستی کا چشمہ ابلا اور اس نے تمام دنیا کو سیراب کیا' یہ روحانی علم ومعرفت کا وہ مطلع ہے جس کی کرنوں نے زمین کے ذرہ ذرہ کو درخشاں کیا' یہ وہ جغرافیائی شیرازہ ہے جس میں ملت کے وہ تمام افراد بندھے ہوئے ہیں جو مختلف ملکوں اور اقلیموں میں بستے ہیں' مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف لباس پہنتے ہیں' مختلف تمدنوں میں زندگی بسر کرتے ہیں مگر وہ سب کے سب' باوجود ان فطرتی اختلافات اور طبعی امتیازات کے ایک ہی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور ایک ہی قبلہ کو اپنا مرکز سمجھتے ہیں' اور ایک ہی مقام کو ام القریٰ مان کر' وطنیت وقومیت' تمدن ومعاشرت' رنگ وروپ اور دوسرے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک ہی وطن' ایک ہی قومیت (آل ابراہیم) ایک ہی تمدن و معاشرت (ملت ابراہیمی) اور ایک ہی زبان (عربی) میں متحد ہو جاتے ہیں اور یہ وہ برادری ہے جس میں دنیا کی تمام قومیں اور مختلف ملکوں کے بسنے والے' جو وطنیت اور قومیت کی لعنتوں میں گرفتار ہیں ایک لمحہ اور ایک آن میں داخل ہوتے ہیں جس سے انسانوں کی بنائی ہوئی تمام زنجیریں' قیدیں اور بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور تھوڑے دن کے لئے عرصہ حج میں تمام قومیں ایک ملک میں، ایک لباس میں، ایک وضع میں، دوش بدوش ایک قوم بلکہ ایک خانوادہ کی برادری بن کر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک ہی بولی میں خدا سے باتیں کرتی ہیں' یہی وحدت کا وہ رنگ ہے جو ان تمام مادی امتیازات کو مٹا دیتا ہے جو انسانوں میں جنگ وجدل اور فتنہ وفساد کے اسباب ہیں اس لئے یہ حرم ربانی صرف نہ اس معنی میں اس کا گھر ہے کہ یہاں ہر قسم کی خونریزی اور ظلم وستم ناروا ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی امن کا گھر ہے کہ تمام دنیا کی قوموں کی ایک برادری قائم کر کے ان کے تمام ظاہری امتیازات کو جو دنیا کی بدامنی کا سبب ہیں مٹا دیتی ہیں۔" (سیرۃ النبی جلد پنجم)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"دنیا کے بڑے بڑے فضلاء و علماء' بادشاہ وامراء' اغنیاء وفقراء' سیاست دان وحکمران' عشق ومحبت اور جوش وارفتگی کے ساتھ اس کا طواف کرتے ہیں لیکن فہم و بصیرت اور احساس وشعور لئے ہوئے وہ اس کا عملی ثبوت دیتے ہیں کہ وہ اختلاف کے باوجود متحد' تنوع کے باوجود ہم رنگ و ہم خیال' انتشار کے باوجود شانہ بشانہ اور صف بصف' فقر کے باوجود غنی اور ضعف کے باوجود قوی ہیں وہ اگرچہ پورے عالم اسلام میں منتشر اور اپنے اپنے مسائل اور معاملات زندگی میں منہمک ہیں' مختلف نسلوں اور مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں اور متنوع تہذیبوں اور ثقافتوں سے وابستہ ہیں تاہم ایک خاص نقطہ پر پہنچ کر وہ سب ایک دوسرے سے مل جاتے اور ایک ہو جاتے ہیں۔" (ارکان اربعہ)

> اپنے دیوانوں کی فریاد سے خوش ہوتے ہیں
> پس دیوار کھڑے سنتے ہیں شیون ان کا

حج کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"حج کے مقاصد میں سے ایک

مقصد اس میراث کی حفاظت بھی ہے جو سیدنا ابراہیم وسیدنا اسماعیل علیہما السلام نے ہمارے لئے چھوڑی ہے' اس لئے کہ یہ دونوں ملت حنیفی کے امام' عرب میں اس کے مؤسس و بانی کہے جاسکتے ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی اسی لئے ہوئی تھی کہ ملت حنیفی آپ کے ذریعے دنیا میں غالب آئے اور اس کا پرچم بلند ہو۔

جس طرح حکومت کو ہر تھوڑے عرصے کے بعد ایک عام جائزہ اور معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اسے معلوم ہو کہ کون وفادار ہے کون باغی' کون فرض شناس ہے کون کام چور' نیز اس کی ایمانداری کی شہرت ہو اور اس کا نام اونچا ہے' اس کے کارندے اور باشندے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں' اسی طرح ملت کو حج کی ضرورت ہے تاکہ منافق اور غیر منافق میں تمیز ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کے دین میں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں جوق در جوق جماعتیں حاضر ہوں' لوگ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور ہر شخص اس چیز میں جو اس کے پاس نہیں ہے دوسرے سے استفادہ کرے اس لئے کہ بہترین و مرغوب

جذبِ دل نے آج کوئے یار میں پہنچا دیا
جیتے جی میں گلشنِ جنت میں داخل ہو گیا

اشیاء عام طور پر محبت ورقابت سے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہی حاصل ہوتی ہیں۔ حج چونکہ ایسا موقع ہے جس میں سب ہی جمع ہوتے ہیں اس لئے وہ غلط قسم کی رسوم سے حفاظت کے لئے بہت مفید ہے۔ ملت کو اماموں اور پیشواؤں کے حالات یاد کرنے اور اتباع کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے کوئی چیز اس درجہ کی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔''

(حجۃ اللہ البالغہ)

حج کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سفر مقدس کی بدولت محبوب کے اس شہر میں حاضری نصیب ہوتی ہے جس کے لئے ایک بندۂ مومن کا دل ہمیشہ تڑپتا ہے' خیال کے پروں پر اڑتا ہوا اکثر جہاں وہ پہنچ جاتا ہے' محبوب و آقا کی یاد اس کے دل میں ہر وقت جگمگاتی رہتی ہے اور وہ اپنے محبوب سے لو لگائے ہر وقت اس کے ترانے گاتا رہتا ہے' اس پر درود وصلوٰۃ کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے اس پر وارفتگی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے' اس کا نام نامی زبان پر آتے ہی زبان نطق کے بوسے لینے لگتی ہے اور دل جھومتا ہوا صل علیٰ کا ورد کرتا ہے تو حلاوت وشیرینی اس کے کام ودہن کو عجیب لذت ومزہ بخشتی ہے حج کے ذریعے وہ اس مقدس شہر میں حاضری دیتا ہے جہاں اس کا محبوب رہتا ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

''یہ بات بالکل فطری اور قدرتی ہے کہ ایک مسلمان کو خاص طور پر وہ جو بہت دور دراز مقام سے آیا ہو مناسک حج کی تکمیل کے بعد اس جگہ کا شوق دامنگیر ہو جو خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ہجرت اور آخری آرام گاہ اور اسلام کی آغوش رحمت اور جائے پناہ ہے' اس کی نگاہیں اس مسجد کے لئے بے قرار ہوں جہاں کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ جہاں سے ہدایت' علم وروحانیت اور اسلام کی قوت و شوکت کے چشمے جاری ہوئے اور انہوں

نالہ کر لینے دیں للہ نہ چھیڑیں احباب
ضبط کرتا ہوں تو تکلیف سوا ہوتی ہے

نے ساری دنیا کو گل وگلزار بنا دیا یعنی اس مدینہ کا شوق اس کے دل میں چٹکیاں لینے لگے جہاں اسلام نے پناہ لی' جہاں تاریخ اسلام کی پہلی فصلیں مرتب ہوئیں' جہاں کی خاک پاک صحابہ کرامؓ کے آنسو اور خون دونوں سے تر ہے وہ اس مسجد میں نماز ادا کرے جہاں کی ایک رکعت دوسری جگہ کی ایک ہزار رکعت کے برابر ہے' ان جگہوں پر ٹھہر ٹھہر کر اور رک رک کر آگے بڑھے جہاں کبھی سابقین اولین اور شہداء و صدیقین ٹھہرا کرتے تھے یہاں سے صدق واخلاص' عشق ومحبت اور اسلام کے راستہ میں شجاعت ومردانگی اور شہادت کی دولت حاصل کرے جو یہاں کا سب سے بڑا تحفہ اور سب سے قیمتی سوغات ہے۔

اور اس نبی پر درود بھیجے جن کی دعوت کے طفیل اس کو ظلمتوں سے روشنی میں' انسانوں کی غلامی سے اللہ تعالیٰ کی غلامی و بندگی میں' دنیا کی تنگی سے اس کی کشادگی میں پہنچنا نصیب ہوا اور اس کو پہلی بار ایمان کی حلاوت حاصل ہوئی اور انسان کی قیمت معلوم ہوئی۔'' (ارکان اربعہ)

☆☆..........☆☆

حج کی ادائیگی میں اہل استطاعت کی غفلت

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج بیت اللہ بھی ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

''اور اللہ کے لئے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جسے وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو اور جو شخص کفر اختیار کرے، اللہ بے نیاز ہے، سارے جہاں سے۔''

اس آیت شریفہ میں حج بیت اللہ کو فرض قرار دیا ہے اور جن لوگوں پر فرض ہے ان کا ذکر بھی فرمایا ہے یعنی من استطاع الیہ سبیلا' ان لوگوں پر فرض ہے، جن کو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ استطاعت سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاد و راہ یعنی آنے جانے کا سفر خرچ اور سواری کا انتظام ہونا' لہٰذا جو شخص اتنی استطاعت رکھتا ہو کہ مکہ معظمہ تک اپنے خرچہ سے یا اپنی ذاتی یا کرایہ کی سواری سے آجاسکتا ہو' اس پر حج فرض ہے۔

جہاں حج کی بہت سی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، وہاں حج نہ کرنے پر وعیدیں بھی آئی ہیں۔

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

''جسے کسی مجبوری یا روکنے والے مرض نے یا ظالم بادشاہ نے نہیں روکا' اس نے حج نہیں کیا تو وہ چاہے تو یہودی ہونے کی حالت میں مرجائے اگر چاہے تو نصرانی ہونے کی حالت میں مرجائے۔''

(ترغیب و ترہیب)

حدیث کے مضمون کی آیت شریفہ کے سیاق و سباق سے بھی تائید ہوتی ہے، کیونکہ حج کی فرضیت بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: ''جو شخص کفر اختیار کرے' تو بلاشبہ اللہ سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اس میں جو لفظ کفر فرمادیا ہے' اس سے کفر کے معنی بھی مراد ہوسکتے ہیں' اور یہ اس صورت میں جب کہ حج کی فرضیت کا منکر ہو اور ناشکری کے معنی بھی ہوسکتے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق خرچ نہ کرے' یہ کتنی بڑی ناشکری ہے۔

کثیر تعداد میں ایسے لوگ ہیں' جن پر استطاعت کی وجہ سے حج فرض ہے' لیکن وہ دنیاوی مشاغل کی وجہ سے حج نہیں کرتے' نفس اور شیطان ان کو یہ سمجھاتے رہتے ہیں ابھی بڑی زندگی پڑی ہے کرلیں گے دو چار سال بعد کرلینا ابھی کیا جلدی ہے' حالانکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے حج کرنا ہو وہ جلدی کرے' ایسا اکثر ہوتا ہے کہ آئندہ آنے والے برسوں پر حج کو ٹالنے والے بغیر حج کئے مرجاتے ہیں اور ترک حج کی وعید کے مستحق ہیں۔ لیکن ان میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو حج بدل کی وصیت کرجاتے ہیں' لیکن اول تو یہ ناسمجھی کی بات ہے کہ خود طاقت اور استطاعت ہوتے ہوئے بھی حج سے محروم رہیں۔ دوسرے حج بدل کا معاملہ وارثوں کے سپرد ہوجاتا ہے' وصیت تہائی مال میں نافذ ہوسکتی ہے' تہائی مال میں حج ہوسکے یا نہ ہوسکے یہ مستقل غور کرنے کی چیز ہے۔ تیسری بات یہ کہ وصیت نافذ کرنے کا معاملہ وارثوں پر چلا گیا' اب وصیت نافذ کریں' اس کا بھی احتمال رہتا ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ورثاء وصیت کو نافذ کریں۔ لہٰذا ہر اس شخص پر لازم ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو کہ جلد سے جلد حج کرے۔ کچھ لوگ حج سے اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ حج کے اخراجات جو حاجیوں سے سنتے ہیں' وہ اپنے پاس نہیں پاتے' حالانکہ وہ حج کے خرچے نہیں ہوتے۔ قرآن و حدیث کی تصریح کے مطابق جسے بیت اللہ تک پہنچنے کا مقدور ہو اس پر حج فرض ہے' یہ جو ہے کہ اتنے بیٹوں کی لئے گھڑیاں لاتی ہیں اور اتنے دامادوں کے لئے ٹیپ ریکارڈ لانے ہیں اور پھر واپس آکر خاندان والوں کی دعوتیں بھی کرنی ہیں' اس

میں جو ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور حرمین شریفین کی بازاروں میں جو کپڑوں کے تھان خریدے جاتے ہیں' ان اخراجات کو بھی حج کا خرچ سمجھتے ہیں اور جب تک اتنے خرچ کا انتظام نہ ہو اس وقت تک حج سے رکے رہتے ہیں' حالانکہ یہ سب چیزیں فالتو ہیں اور بہت سے لوگ ٹی وی اور وی سی آر وغیرہ خرید کر لاتے ہیں اور گھر والوں کو گناہوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ گئے تھے نیکی کمانے اور الٹے خود اپنے آپ کو اور آل اولاد کو گناہگاری کی زندگی پر ڈالنے والا عمل کر بیٹھے ہیں۔

حج کی طرح عمرہ بھی ایک عبادت ہے اور وہ بھی مکہ معظمہ ہی میں ادا ہوتا ہے۔ حج اور عمرہ کے بارے میں حضور پر نور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حج وعمرہ یکے بعد دیگرے ادا کیا کرو کیونکہ وہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں۔ جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔" (ترمذی)

صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے' عمرہ ادا کرنا سنت موکدہ ہے جب حج کو جاتے ہیں تو عمرہ بھی اس سے پہلے یا بعد میں ادا ہو جاتا ہے۔

جسے اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے' جیسے ہزاروں مسلمان مرد' عورت' بوڑھے اور جوان عمرہ کرنے کے لئے سفر کرتے ہیں' عمرہ کا سفر تو مبارک ہے اور بہت بڑی سعادت ہے لیکن ایک بہت بڑی بات لائق تنبیہ ہے اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ جب عمرہ کر لیتے ہیں تو حج نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ حرمین شریفین ہو آئے' بیت اللہ شریف کی زیارت کر لی' روضہ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام پڑھ آئے' مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کر لیں' لہٰذا اب سفر حج کی ضرورت نہیں رہی' یہ بہت بڑی غلطی ہے' عمرہ کرنے سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہو جاتی حج بدستور فرض رہتا ہے' اگر عمرہ کرکے صاحب استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کیا اور مر گئے تو ترک حج کا گناہ کبیرہ ہوگا' حدیث شریف میں جو وعید آئی ہے وہ اوپر گزر چکی ہے۔

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عمرہ میں دس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں اور حج میں اس سے دو تین گنی رقم خرچ ہوتی ہے۔ ہم نے عمرہ کر لیا ہے آگے رقم نہیں ہے جو حج کر سکیں پہلی بات تو یہ ہے کہ جس نے دس ہزار روپے خرچ کر دیئے عموماً ایسا شخص حج کے لئے رقم خرچ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دوسری بات یہ کہ خاندان کے کئی افراد عمرہ کے لئے آ جاتے ہیں' اس رقم سے دو تین افراد کا حج ادا ہو سکتا ہے۔ حج رہ جاتا ہے اور ایک بڑے میاں اور تین چار لڑکے عمرہ کرکے چلے جاتے ہیں۔ حج کی استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کرنا اور عمرہ پر رقم خرچ کرکے ادائیگی سے لاپرواہ ہو جانا غلط طریقہ کار ہے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں' جن کے پاس چودہ ہزار روپیہ ہوتا ہے' وہ اسے عمرہ پر خرچ کر دیتے ہیں (یہ اس وقت کا مضمون ہے جب اتنے پیسوں میں عمرہ ادا ہو جاتا تھا) کمانے والے لوگ ہوتے ہیں پیسے آتے رہتے ہیں اگر سال دو سال انتظار کر لیں اور عمرہ کرنے میں جلدی نہ کریں تو یہی رقم حج ادا کرنے میں کام آ سکتی ہے اور عمرہ بھی ادا ہو جائے گا۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مال کثیر ہوتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ ہم پر حج فرض ہے گرمی کی وجہ سے حج کے لئے نہیں آتے اور عمرہ کرکے اپنے نفس کو سمجھا لیتے ہیں کہ ہم حرمین شریفین ہو آئے' لہٰذا حج کے لئے جانے کی چنداں ضرورت نہیں' یہ بہت بڑی غلطی ہے اور یہ فرض چھوڑنے کی جسارت ہے۔ تکلیف تو سفر میں ہوتی ہی ہے' ساری زندگی گرمی و سردی میں گزرتی ہے۔ دنیا کے سب کام انجام دیتے ہیں' بھیڑ اور گرمی کا سوال صرف حج کے بارے میں سامنے آ گیا۔ کل چالیس دن ہی کا تو سفر ہوتا ہے' اس میں شہر مکہ یا مدینہ میں رہتے ہیں صرف چار' پانچ دن ایسے ہوتے ہیں جو منیٰ اور عرفات میں گزارنے پڑتے ہیں اور پانچ دن کی تکلیف کو سامنے رکھ کر حج کئے بغیر مر جانا جس کے لئے رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر مر جائے' کتنی بڑی بدبختی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھے' حج کی سعادت سے جلد از جلد سرفراز فرمائے۔ آمین۔

نعت

رب کا فرمان رسول عربی
تیرے قربان رسول عربی
بخدا تو ہے مجسم لاریب
گویا قرآن رسول عربی
شافع حشر ہے منصب تیرا
میرا ایمان رسول عربی
بلا تخصیص ہے ہر شاہ و گدا
تیرا دربان رسول عربی
سرخ رو حشر میں ہو جاؤں میں
ہے یہ ارمان رسول عربی
جن و انس پڑھتے ہیں کلمہ تیرا
تو وہ انسان رسول عربی
اک ترے در ہی سے مل سکتا ہے
رب کا عرفان رسول عربی
سارے ذی روحوں پہ اللہ گواہ
تیرا احسان رسول عربی
حشر کے دن بھی نہ چھوٹے مجھ سے
تیرا دامان رسول عربی
میری تابندہ جبیں ہو ارشد
تیری پہچان رسول عربی

رشید ارشد

حج

جذبہ محبت کا اظہار

قاری سعید الرحمٰن

اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں پیدا فرمائی ہیں، ایک عقل دوسری طبیعت۔

عقل کے ذریعہ انسان اپنے محبوب حقیقی کو پہچانتا ہے، اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور طبیعت کے ذریعہ سے محبوب حقیقی کے ساتھ محبت کے جذبات نمایاں ہوتے ہیں۔

جب یہ دو قوتیں اور طاقتیں صحیح رخ پر کام کریں گی تو ایک انسان کی زندگی متوازن بن سکے گی، اگر صرف عقل پر بھروسہ کیا جائے تو یہ بھی گمراہی کا ذریعہ بسا اوقات بن سکتا ہے، اور اگر صرف طبیعت سے کام لیا جائے تو یہ جذب تو ہوسکتا ہے لیکن معتدل ومتوازن زندگی والا انسان اس سے نہیں بن سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے عقل وطبیعت دونوں کو زیر کرنے کے لئے مختلف عبادات مقرر فرمائی ہیں، نماز، روزہ، زکوٰۃ، یہ عقل کو مغلوب کرنے کے لئے ہیں ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ میرا کوئی خالق ومالک ہے، جس نے میرے لئے ہر قسم کی نعمتیں پیدا کیں، ان نعمتوں کا شمار ہی انسان کے بس کی بات نہیں، اس لئے وہ نماز کے ذریعہ اپنے رب کی ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اور اس کے سامنے عجز وانکساری کے اظہار کے لئے زمین پر نماز میں اپنی پیشانی رگڑتا ہے گویا نماز ایسی عبادت ہے جو عقل کے عین مطابق ہے اور عقل کو مغلوب کرنے کے لئے یہ بہترین راستہ بتلاتی ہے، اسی طرح مال اللہ کی نعمت ہے، ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ خدا کی دی ہوئی اس نعمت کو خدا کی مرضی کے مطابق صرف کرنا چاہئے، اس لئے وہ اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔

انسان پھر خواہشات سے مرکب ہے اور اگر وہ خواہشات سے مغلوب ہوجائے تو دنیا بھر کی برائیاں اس میں سماسکتی ہیں، اس لئے روزہ کا حکم دیا گیا تاکہ شہوات وخواہشات مغلوب ہوجائیں۔ الغرض یہ سب عبادات عقل کو مغلوب کرنے کے لئے ہیں اور انسان کی سمجھ میں آنے والی بات ہے، لیکن حج ایسی عبادت ہے، جس کا ہر جزو عقل کے خلاف ہے، لیکن طبیعت کی تسکین اور محبت کے اظہار کے لئے اس سے بہتر نمونہ پیش ہی نہیں کیا جاسکتا۔

حج ایسی عبادت ہے جس کا ہر جزو عقل کے خلاف ہے، لیکن طبیعت کی تسکین اور محبت کے اظہار کے لئے اس سے بہتر نمونہ پیش ہی نہیں کیا جاسکتا

سوچئے ایک شخص اپنے ملک میں اپنے گھر، خاندان میں اطمینان کی زندگی بسر کررہا ہے لیکن "فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم" کے مطابق اس کا دل اللہ کے گھر کے طواف کے لئے تڑپ رہا ہے، آج کل کے اس مہنگائی کے دور میں اتنی کثیر رقم خرچ کرنے کے لئے وہ تیار ہوتا ہے گھر کے آرام وراحت کو خیر باد کہتا ہے۔ ملازمت، کاروبار، زراعت اور سب مصروفیات ترک کرنے کا جو جذبہ پیدا ہوتا ہے یہ اسی طبعی محبت کا نتیجہ ہے: جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:"والذین آمنوا اشد حبا للہ" حج میں مومن کو بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لئے حدیث میں حج کو جہاد فرمایا گیا ہے، حج کے افعال ابتداء سے لے کر انتہا تک عقل کے خلاف ہیں، یہ احرام کا لباس، بیت اللہ کا طواف، حجر اسود کو بوسہ، صفا ومروہ کی سعی، میلین اخضرین میں دوڑ لگانا، مقررہ وقت پر منیٰ، عرفات، مزدلفہ ان سب احکام کو اگر عقل کے پیمانہ سے ناپیں گے تو سراسر خلاف عقل نظر آئیں گے۔

انسان اپنے گھر اپنے ملک میں قیمتی لباس پہنتا ہے، کوشش ہوتی ہے کہ استری شدہ کپڑے پہنے، کریز بھی نہ ٹوٹے، لیکن حج کے آغاز سے ہی یہ سب فیشن ختم ہوجاتے ہیں، اپنے ہاں قدم تیز اٹھاتے ہوئے بھی غیر سنجیدگی محسوس ہوتی ہے، مگر رمل اور میلین اخضرین سے گزرتے ہوئے ہمارا وقار اور سنجیدگی ختم ہوجاتی ہے، علاوہ ازیں نماز جو سب سے اہم عبادت ہے، حج کے موقع پر اس میں بھی خاص حکمت کی بنا پر تبدیلی کرکے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو عرفہ کے دن ایک وقت میں ادا کرنے کا حکم ہے پھر اس جذبۂ محبت کے اظہار کے لئے مدینہ منورہ میں بھی حاضری ہوتی ہے، اور اس جذبہ کا اظہار ہوتا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین۔"

☆☆......☆☆

جھوٹے نبی کا نفسیاتی تجزیہ

پہلی قسط

مرسلہ: قاضی احسان احمد

مختصر سوانحی خاکہ:

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۴۰،۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۶۴،۶۸ء میں سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرر ملازمت کی، اسی دوران مختاری کا امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ ۱۸۶۸ء کے بعد مذہب کی طرف متوجہ ہوئے اور تفصیلی مطالعہ کیا، یہ مناظروں کا دور تھا، اس لئے آپ نے اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں اور آریوں سے مناظر کئے اور اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' کا حصہ اول اور دوم شائع کیا، مرزا قادیانی نے اس کتاب کے سلسلے میں بے پناہ پروپیگنڈا کیا تھا، ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں اس کتاب کا پرجوش استقبال کیا گیا، اس طرح اس کتاب نے مرزا قادیانی کو دفعتاً قادیان کے گوشہ گمنامی سے نکال کر شہرت واحترام کے منظر عام پر کھڑا کردیا، اور لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف اٹھ گئیں، اس دوران قادیانی ایک مصنف اور اسلام کے وکیل کی حیثیت سے سامنے آئے۔

مرزا قادیانی نے اپنی مذہبی زندگی کا آغاز ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے کیا، پھر محدث ہونے کا اعلان کیا۔ ۱۸۸۴ء میں مجدد ہونے کا اشتہار شائع کردیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور آخرکار ۱۹۰۱ء میں نبی اور رسول اللہ ہونے کا اعلان کردیا، ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام قادیانی انتقال کرگئے۔

ختم نبوت:

پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک ہر زمانے کے اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے مسلمان اور علماء اس عقیدے پر متفق ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا، اور یہ کہ جو بھی آپؐ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر خارج از ملت اسلام ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''(لوگو) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' (الاحزاب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا، میرے بعد اب نہ کوئی رسل ہے، نہ نبی۔'' (ترمذی)

''میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ابوداؤد)

ابتداء میں مرزا قادیانی خود بھی ختم نبوت کے قائل تھے اور نبوت کے داعی کو کافر گردانتے تھے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔'' (حمامۃ البشریٰ)

''فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔'' (کتاب البریہ ص:۱۸۱)

''میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔'' (تبلیغ رسالت، ج:دوم، ص:۴۴)

دعویٰ نبوت کی حقیقت

قرآن وحدیث کے اتنے واضح دلائل اور پھر مرزا قادیانی کے اپنے اعلان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں، اور ختم نبوت کا منکر کاذب اور کافر ہے، اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا اعلان

نبوت حیران کن ہے، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جو ختم نبوت کے داعی کو کاذب اور کافر سمجھتے تھے، خود اعلان نبوت کیوں کیا؟

مرزا قادیانی کے اعلان نبوت کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے صرف دنیوی اغراض و مفادات کے لئے سوچ سمجھ کر اور خوب غور وفکر کے بعد ایک پروگرام کے تحت یہ ڈھونگ رچایا ہو اور یہ کوئی نئی بات نہیں، کیونکہ مرزا قادیانی سے پہلے بھی بہت سے لوگ نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور صدیق اکبرؓ کے دور میں قتل ہوا، لیکن اگر مرزا قادیانی کی تصنیفات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معمولی سوجھ بوجھ کا ہر انسان ان کی تحریروں میں واضح تضادات کو فوراً محسوس کر لیتا ہے، مرزا قادیانی ایک ذہین آدمی ہے، اگر انہوں نے یہ دعویٰ سوچ سمجھ کر ایک اسکیم کے تحت کیا ہوتا تو ان کی تصنیفات میں واضح تضادات نہ ہوتے، کیونکہ کسی بھی نارمل مرد کی تحریروں میں اس قدر نمایاں تضادات نہیں ہوتے جب کہ آپ کی تحریریں تضادات کا شاہکار ہیں، خود مرزا قادیانی کا ارشاد ہے:

"کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا، اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔" (ست بچن، ص:۳۰، روحانی خزائن ج:۱۰ ص:۱۴۳)

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج:۵، ص:۱۱۲، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۲۷۵)

مگر خود مرزا قادیانی کا کلام تضاد اور تناقض سے بھرا پڑا ہے، چنانچہ مثالیں درج ذیل ہیں:

"اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو، اس خدا سے شرم کرو، جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔" (آسمانی فیصلہ ص:۲۵)

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت ج:۶ ص:۳۰۲)

دوسری طرف کہتے ہیں:

"اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقت الوحی)

مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان یک لخت نہیں کیا، بلکہ پہلے وہ ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص:۱۱، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۱)

"میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوسکتا۔" (تریاق القلوب ص:۱۳۰، روحانی خزائن ج:۱۵ ص:۴۳۲)

دوسری طرف لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" (رسالہ الذکر الحکیم ج:۴ ص:۲۵)

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں، مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا۔" (ازالہ اوہام ص:۶۶۰، روحانی خزائن ص:۴۵۶ ج:۳)

"میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔" (آسمانی فیصلہ ص:۹، روحانی خزائن ص:۹، ج:۴)

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔" (اربعین ص:۳، ضمیمہ:۵)

"میں سچ سچ کہتا ہوں جہاں تک مجھے معلوم ہے، میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا، جس کو دشنام دہی کہا جائے۔" (ازالہ اوہام ج:۱ ص:۶)

دوسری طرف رقم طراز ہیں:

"ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے، ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔" (درثمین ص:۲۵۱)

مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق کہتے ہیں: "پلید، بے حیا، سفلہ۔" (ضیاء الحق ص:۱۳۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں: "کفن فروش، کتا۔" (اعجاز احمدی ص:۲۳، روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۱۳۲)

"خبیث، سور، کتا، بدذات، گوہ خور۔" (بحوالہ الہامات از مرزا قادیانی از شیخ الاسلام ص:۲۲ حاشیہ)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھتا ہے: "غول، لئیم، فاسق، ملعون، نطفہ سفہاء، خبیث، کنجری کا بیٹا۔" (انجام آتھم ص:۲۸۱، روحانی خزائن ص:۲۸۱ ج:۱۱)

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریریں نہ صرف تضاد کا شکار ہیں بلکہ ایسی تحریریں ایک نبی کا تو ذکر ہی کیا، کسی بھی شریف انسان کے مقام سے فروتر ہیں۔

کوئی بھی نارمل اور معقول انسان ایسی گندی زبان تحریر کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائے کہ ایک نبی ایسی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کرے؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔'' (چشمہ معرفت ص:۲۰۹، روحانی خزائن ص:۲۱۸، ج:۲۳)

دوسری طرف لکھتا ہے:

''زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ

(البشریٰ ج:۲، ص:۹۰)

''عالم کباب'' (البشریٰ ج:۲، ص:۱۱۶)

''آسمان سے دودھ اترا محفوظ رکھو۔''

(البشریٰ ج:۲، ص:۱۱۲) ''کنواری بیوی۔''

''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۴۳، روحانی ص:۵۸۱، ج:۲۲)

''ہمارا رب عاجی ہے''

(براہین احمدیہ ص:۱۴۳، ج:۳)

''میری نعمت کا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھ لیا۔''

مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت کوئی نیا یا انوکھا نہیں، بلکہ اگر آپ آج بھی کسی پاگل خانے میں چلے جائیں تو آپ کی وہاں ملاقات پانچ سات ولیوں، دو چار نبیوں اور ایک آدھ خدا سے ضرور ہو جائے گی

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں، جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔'' (نزول المسیح ص:۵۷، روحانی خزائن ص:۴۳۵، ج:۱۸)

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی اصل زبان پنجابی تھی، جبکہ ان کو زیادہ تر الہام اردو میں ہوئے۔

مزید برآں بقول مرزا قادیانی ان کو الہام بھی ہوتا تھا، آپ نے اپنی کتب میں اپنے بہت سے الہاموں کا ذکر کیا ہے، مرزا قادیانی کو پہلا الہام ۱۸۶۵ء میں ہوا، بعد ازاں مرزا قادیانی کے بقول الہامات کی بھرمار شروع ہوگئی، چند الہامات ملاحظہ فرمائیے:

''تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ (بزدلی) سے۔'' (انجام آتھم ص:۵۵، روحانی خزائن ص:۵۵، ج:۱۱)

''خاکسار پیپرمنٹ''

(براہین احمدیہ ج:۳، ص:۵۵۷)

"We Can What we do"

(براہین احمدیہ ص:۴۸۰)

تضادات اور تناقضات کے علاوہ اگر مرزا قادیانی کے ایسے الہامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا لغو، بے مقصد اور لایعنی کلام خدا کا تو کیا کسی نارمل انسان کا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہ تھا بلکہ یہ ایک نفسیاتی بیماری پیرانائے (Parania) کے تحت تھا، کیونکہ اگر یہ دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا تو مرزا قادیانی کی تحریروں میں اس قدر کھلا تضاد نہ ہوتا اور نہ ہی وہ اپنی تصنیفات میں اپنے لغو بے مقصد اور لایعنی الہامات کا ذکر کرتے۔ مرزا قادیانی کے انگریزی الہامات کی زبان تک درست نہیں، مزید برآں سوچا سمجھا دعویٰ ہمیشہ ایسی کھلی اور واضح غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔

اس بیماری کے تحت مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت کوئی نیا یا انوکھا نہیں، بلکہ اگر آپ آج بھی کسی پاگل خانے میں چلے جائیں تو آپ کی وہاں ملاقات پانچ سات ولیوں، دو چار نبیوں اور ایک آدھ خدا سے ضرور ہو جائے گی۔

پیرانائے (Parania)

پیرانائے (Parania) دیوانگی یا شدید دماغی خلل (Psychosis) کی وہ صورت ہے جب کہ وسوسوں یا خبطوں (Delusions) کا ایک منظم گروہ مریض کے ذہن میں رس بس جاتا ہے، ایسے مریض کے وسوسے اور خبط (Delusions) نہایت منظم، مربوط، متدون، مدلل، منطقی، مستقل، متعین شدہ (Well Fixed) پیچیدہ (Intricate) اور الجھے ہوئے (Complex) ہوتے ہیں، یہ وسوسے اکثر ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے ہیں یہ مرض عموماً آہستہ آہستہ ہی بڑھتا ہے۔

اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہیں ہوتا، مریض محض اس وسوسے یا خبط (Pelusion) کی حد تک ابنارمل ہوتا ہے، ورنہ باقی ہر لحاظ سے وہ صحیح عقل و فہم کا مالک ہوتا ہے اور بادی النظر میں بالکل نارمل دکھائی دیتا ہے۔

بعض مریضوں کو سمعی اور بصری وہم (Hulluciations) آتے ہیں، انہیں طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، چیزیں نظر آتی ہیں، یعنی مریض جو اس خمسہ کے مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس کرتا ہے، حالانکہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

خبط کی دو قسمیں

اس نظام کے بنیادی وسوسے دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) اذیت بخش وسوسے (خبط اذیت)۔

(۴)پرشکوہ یا اقتداری وسوسے (خبطِ عظمت)۔

خبطِ اذیت:

خبطِ اذیت میں مریض سمجھتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف ہیں، یہ لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے، اور خبطِ عظمت کی وجہ سے مریض اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی تصور کرتا ہے۔

خبطِ مذہبی:

خبطِ عظمت کی ایک قسم مذہبی خبطِ عظمت ہے، جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے: ''خدا مجھ سے محبت کرتا ہے، میں اللہ کا منتخب بندہ ہوں اور اس کا برگزیدہ خادم ہوں، خدا نبی اور رسول ہوں اور مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔'' ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں، مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں کرتے ہیں، تا کہ انہیں تصورات کے مطابق ڈال لیں، مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اسے الہامات ہوتے ہیں۔(تحلیل نفسی از حزب اللہ، (ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

یہ مرض عموماً مردوں کو ہوتا ہے، وہ بھی تیس سال کے بعد عمر کے آخری حصہ میں، اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج خود پندار (Self Imprtant) متکبر (Arrogant) گستاخ، مغرور اور نہایت حساس ہوتے ہیں، تنقید قطعاً برداشت نہیں کرسکتے، فوراً بھڑک اٹھتے ہیں، ایسے مریض تو زبردست احساس برتری کا شکار ہوتے ہیں، مگر ان کے احساس برتری کے پس منظر میں احساس کمتری کارفرما ہوتا ہے، ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔(ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

''پیرانائے'' (Parania) کے اکثر مریض ذہین ہوتے ہیں، ظاہری طور پر چونکہ بالکل نارمل معلوم ہوتے ہیں، لہٰذا ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوا لیتے ہیں، یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ موڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔(تحلیل نفسی از حزب اللہ)

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ جب مریض کو یہ وسوسے (Delusions) آنے شروع ہوتے ہیں تو مریض کے دوست احباب اور عزیز و اقارب کو اس تبدیلی کا احساس تک نہیں ہوتا اور وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے، کیونکہ مریض ظاہری طور پر بالکل نارمل ہوتا ہے، پھر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے یہ وسوسے زیادہ منظم ہوتے جاتے ہیں، اور مریض زیادہ مدلل، منطقی اور معقول معلوم ہوتا ہے، مرض جتنا شدید ہوگا اس کی گفتگو اتنی مدلل، منطقی اور معقول معلوم ہوتی ہے۔(سائیکولوجی اینڈ لائف از رش)

ایسے مریض اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط، اور مدلل انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لوگ ان پر یقین کرلیتے ہیں، ایسے افراد اپنے رشتہ داروں، دوست و احباب اور بعض دوسرے معقول افراد کو اپنے دعوے کی سچائی پر مطمئن کرلیتے ہیں۔(ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

مریض عموماً سمجھتا ہے اور اسے اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو وسوسے (Delusions) خیال کرتے ہیں پھر بھی وہ ان کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتا، کیونکہ اس کا وسوسی نظام بہت پختہ اور اس کی ساخت پرداخت حد درجہ منطقی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے مریض اپنے وسوسوں پر جما رہتا ہے۔(تحلیل نفسی از حزب اللہ)

عمومی وجوہات

پیرانائے کی تشکیل میں مریض کی معاشرتی، سماجی پیشہ ورانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں، یہ ناکامیاں مریض کی خودی (انا) اور شخصی اہمیت کے تصور کو خطرے میں ڈال دیتی ہے، جس سے اس کا وقار سخت مجروح ہوتا ہے، ایسے افراد کے مقاصد زندگی اور خیالات بہت بلند (Ideal) ہوتے ہیں، مگر جب وہ ان کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ ناکامی ان میں احساس کمزوری اور احساس کمتری پیدا کرتی ہے اور پھر وہ اس احساس کمتری کو مٹانے یا کم کرنے کے لئے اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔(ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

فرائڈ کے نزدیک اس مرض کے پیچھے دبی ہوئی ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے، اگرچہ مریض کو ان کا شعور و احساس نہیں ہوتا، یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور ناقابل قبول سمجھی جاتی ہیں، جو مریض کو پریشان کرتی ہیں، نتیجتاً مریض احساس گناہ اور احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر اس کی تلافی کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ دکھانا چاہتا ہے، اس طرح اپنے وسوسوں کو ناقابل قبول اور متنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل سی بنا دیتا ہے۔(ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین، تحلیل نفسی از حزب اللہ)

پیرانائے کی ایک وجہ جنسی عدم مطابقت (Sexval MaleadJustment) بھی بیان کی جاتی ہے، پیرانائے کے مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل، پریشانیوں اور مشکلات کا شکار ہوتی ہے مگر ضروری نہیں کہ یہ مسائل ہم جنسیت ہی کے ہوں جیسا کہ فرائڈ کا خیال ہے۔(ابنارمل سائیکولوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

بقول کول مین، عصر حاضر کے محققین کی اکثریت کے خیال کے مطابق اس بیماری کی تشکیل میں اہم ترین عنصر فرد کی دوسرے لوگوں کے ساتھ

باہمی تعلقات میں دشواری، اپنی کوتاہی و کمزوری اور کمتری کا شدید احساس ہے۔

بعض دوسرے ماہرین کی رائے میں اس بیماری کی تشکیل میں عموماً مندرجہ ذیل وجوہات پائی جاتی ہیں، غیر اخلاقی کردار پر احساسِ گناہ، دبی ہوئی ہم جنسی خواہشات، احساس کمتری اور اعلیٰ غیر حقیقت پسندانہ امنگیں۔

مرزا قادیانی ایک نفسیاتی مریض

اگر پیرانائے کے مرض کی علامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ اس مرض کی کم و بیش تمام علامات مرزا قادیانی میں موجود تھیں، مثلاً:

تمام مریضوں کی طرح مرزا قادیانی کے تمام وسوسے (Delusions) خوب منظم اور اکثر مریضوں کی طرح ایک ہی مرکزی خیال کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہیں، کے گرد گھومتے ہیں، آپ پہلے ایک مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے، پھر محدث کی حیثیت سے سامنے آئے، پھر محدث اور مجدد ہونے کا اعلان کیا، بعد ازاں مثیل مسیح اور مسیح موعود بنے اور آخرکار نبوت کا اعلان کردیا، ان تمام دعوؤں کا مرکزی خیال ایک ہی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہیں، اگرچہ بیماری بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا دعویٰ بھی بڑھتا چلا گیا۔

مرزا قادیانی کے وسوسے اگرچہ مربوط، مدلل اور ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے تھے مگر اکثر مریضوں کی طرح ان کے وسوسے خاصے پیچیدہ اور الجھے ہوئے تھے، ان کے الجھاؤ کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوجاتا ہے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو مصلح (براہین احمدیہ حصہ سوم، ص:۲۳۸) اور محدث (ازالہ اوہام ص:۴۲۱، روحانی خزائن ص:۳۲۰، ج:۳) کہتے ہیں اور کبھی مجدد (تبلیغ رسالت ص:۱۵، ج:۱)، کبھی مثیل مسیح (تبلیغ رسالت ج:۲، ص:۲۱) اور مسیح موعود (ازالہ اوہام ص:۶۸۳) ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کبھی نبی (دافع البلاء ص:۱۰،۱۱، روحانی خزائن ص:۲۳۱، ج:۱۸) ہونے کا حتی کہ کبھی کرشن رودر گوپال ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم، ص:۱۴۲)۔

مرزا قادیانی کے وسوسوں کی پیچیدگی ان کے بعض الہامات سے مزید ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھ کو حاملہ ٹھہرایا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنادیا گیا پس اس طرح میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص:۴۷)

یعنی پہلے مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہوگئے۔

اکثر مریضوں کی طرح مرزا قادیانی کو یہ بیماری یک بارگی لاحق نہیں ہوئی، بلکہ وہ اس بیماری میں آہستہ آہستہ گرفتار ہوتے گئے۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان یک لخت نہیں کیا، بلکہ پہلے وہ ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے۔ (براہین احمدیہ ج:۳، ص:۲۳۸، روحانی خزائن، ص۲۶۴، ج:۱)

پھر محدث ہونے کا دعویٰ کیا: لکھتے ہیں:

"نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدث کا دعویٰ ہے۔" (ازالہ اوہام ص:۴۲۱، خزائن روحانی ص:۳۲۰، ج:۳)

۱۸۸۴ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، چنانچہ ان کے بقول:

"اور مصنف کو بھی اس بات کا علم دیا گیا کہ وہ مجدد وقت ہے۔" (تبلیغ رسالت ج:۱ ص:۱۵)

پھر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا فرماتے ہیں:

"مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔" (اشتہار مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج:۲، ص:۲۱)

۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا، چنانچہ رقم طراز ہیں:

"میں مسیح موعود ہوں۔" (ازالہ اوہام ص:۶۸۳، روحانی خزائن ص:۴۶۸، ج:۳)

حتی کہ آخرکار مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کردیا، کہتے ہیں:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص:۱۰،۱۱، روحانی خزائن ص:۲۳۱، ج:۱۸)

"اس نبوت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا، دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقت الوحی ص:۳۹۱، روحانی خزائن ۴۰۶،۴۰۷)

مختصر یہ کہ مرزا قادیانی کے مذہبی خبط عظمت کے وہ وسوسے تقریباً ۱۸۷۹ء میں شروع ہوئے بڑھتے بڑھتے ۱۹۰۱ء میں نبوت کے دعوے پر منتج ہوئے، مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

"حال یہ ہے اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہورہے ہیں اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے۔" (خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد:۳، نمبر:۲۹، مورخہ ۱۷/اگست ۱۸۹۹ء)

بعض مریضوں کی طرح آپ کو سمعی اور بصری واہمے (Hrllucination) آتے تھے، انہیں آوازیں سنائی دیتی تھیں اور لوگ نظر آتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"میرے پاس جبرائیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔" (مواہب الرحمن ص:۴۳)

"بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا۔" (سیرۃ المہدی، ج:۱، ص:۵۸، مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد)

(باقی آئندہ)

اتحاد و اتفاق کا ماحول کیسے قائم کریں؟

مولانا مفتی شبیر احمد

ایک دوسرے سے نہ کتراؤ

ولا تدابروا: ایک دوسرے سے مت کتراؤ' جب دلوں میں کھوٹ ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور ایک دوسرے کے سامنے ہونا اور ایک دوسرے سے دعا سلام کرنا' کسی طرح گوارہ نہیں کیا جاتا' اتفاقاً اگر دونوں آمنے سامنے ہو جائیں تو بڑی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے' اور دونوں کے چہرے لٹک جاتے ہیں اور اگر پہلے ہی سے کچھ گنجائش ایسی مل جائے کہ آمنے سامنے نہ ہونا پڑے تو دور سے ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہی کترا جاتے ہیں' کوئی ادھر کا راستہ اختیار کرتا ہے اور کوئی ادھر کا راستہ اختیار کرتا ہے' اس سے دو مسلمان بھائیوں کے درمیان بغض و عناد اور افتراق پیدا ہو جاتا ہے جو مسلمانوں کے اتحاد اور محبت کے ماحول کو نفرت میں تبدیل کر دیتا ہے' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے سے کترانے سے منع فرمایا ہے' بلکہ جب ایک دوسرے سے ملاقات ہو جائے' چاہے طوعاً و کرہاً اور مجبوراً کیوں نہ ہو اس طریقے سے دعا سلام اور گفتگو ہونی چاہیے کہ دونوں کے درمیان کبھی کوئی بات ہی نہیں ہوئی اور ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لے کہ جو کچھ ہمارے درمیان میں ہوا ہے' اس میں شیطان کا دخل ہے اللہ پاک ہم کو معاف فرمائے۔ آمین۔

آپس میں قطع تعلق اور قطع رحمی مت کرو

ولا تقاطعوا: آپس میں مسلمان' مسلمان کے ساتھ مقاطعہ اور قطع تعلق اور قطع رحمی کا معاملہ نہ کریں اور یہ عام طور پر اپنے رشتہ داروں' اعزہ اور اقارب کے ساتھ ایک دوسرے سے دشمنی کی بنا پر کر لیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت مبغوض ترین عمل ہے۔

قطع تعلق کرنے والا جنت سے محروم

ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے:

"قطع تعلق کرنے والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔" (ترمذی ۲/۱۳)

اور ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کا ارشاد ہے:

"جو شخص اپنے رشتہ دار اور خاندانی لوگوں کے ساتھ قطع تعلق کر لیتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہے' ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' یعنی سزا بھگتنے سے پہلے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔"

(المعجم الاوسط ۴/۲۲۳ حدیث:۳۵۶۱)

زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والے تم پر رحم کریں گے

ایک حدیث شریف میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جو روئے زمین پر دوسروں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ آسمان والا رحم و کرم کا معاملہ کرے گا' اور صلہ رحمی کا معاملہ کرنا نہایت خوش نصیبی کی چیز ہے' رحم و کرم کرنے کی صفت اللہ کی صفت رحمت کا ایک جزو ہے' جو شخص رحم و کرم کی صفت کو اپنے ساتھ جوڑ لے گا اللہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی صلہ رحمی کا معاملہ کرے گا' اور اس کو اپنی صفت رحمت کے ساتھ جوڑ لے گا اور جو شخص اپنے اندر سے اس صفت کو ختم کرلے گا اور رشتہ داروں اور اعزہ کے ساتھ صلہ رحمی کو چھوڑ کر قطع تعلق اور قطع رحمی کا سلسلہ جاری کرلے گا' اللہ تعالیٰ بھی اس کو اپنی صفت رحمت سے منقطع کر کے دور پھینکے گا۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا کے اندر لوگوں کے ساتھ رحم و کرم کرنے والوں کے ساتھ رحمٰن بھی رحم و کرم کا معاملہ کرے گا' لہٰذا زمین میں رہنے والوں کے ساتھ ہمدردی اور صلہ رحمی کرو آسمان والے تمہارے ساتھ رحمت و شفقت کا معاملہ کریں گے اور رحمت و ہمدردی اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا

ایک جزو ہے' جو شخص اس کو اپنے ساتھ جوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے جوڑے گا اور جو شخص اس کو اپنے سے کاٹ کر الگ کرے گا تو اللہ بھی اس کو اپنی رحمت سے کاٹ کر دور کردے گا۔''

(ترمذی ج۲/ص۱۴)

صلہ رحمی سے تین بشارتیں

ایک چوتھی حدیث شریف میں سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی اور ہمدردی کرنے سے آپس میں محبت کا ماحول پیدا ہوتا ہے اور صلہ رحمی اور ہمدردی کا ماحول پیدا کرنے والے کے لئے تین بشارتوں کا اعلان ہے:

۱:......خاندان اور ماحول میں اس کو سب لوگ محبت اور ہمدردی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

۲:......اس کے مال و دولت میں منجانب اللہ برکت اور وسعت پیدا ہوگی۔

۳:......اس کی عمر میں اضافہ ہوگا۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے خاندانی لوگوں کے رشتہ نسب معلوم کرلیا کرو تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنی ذو رحم رشتہ داروں اور اعزہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرسکو' اس لئے کہ صلہ رحمی کا معاملہ کرنے سے خاندان میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال و دولت میں وسعت اور ترقی پیدا ہوتی ہے اور عمر میں اضافہ اور زیادتی ہوتی ہے۔''

آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل حدیث کے درمیان یہ بھی فرمایا: ''وکونوا عباداللہ اخوانا'' اے مسلمانو! آپس میں اللہ کے ایسے بندے بن کر رہو جیسا کہ ایک باپ کی اولاد اور بھائی بھائی کے درمیان محبت اور تعلق کا رشتہ ہوتا ہے' اس حدیث میں اختلافات اور آپس کے بغض و عناد اور دوری کو ختم کرکے دلوں میں جوڑ پیدا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے' اس لئے ہم نے بھی اس کو ساتھ میں ذکر کردیا ہے' درحقیقت یہ دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ ہے کہ آپس میں جو بغض' تدابر' تنافس' تجسس وغیرہ یہ دلوں میں پھوٹ ڈالنے اور دوری پیدا کرنے والے اسباب ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اثناء میں ''کونوا عباداللہ اخوانا'' کے ذریعہ سے ان تمام خطرناک قسم کے نفرت کے اسباب کو ترک کرنے کا حکم فرمایا جو اتحاد کے شیرازہ کو بکھیر کر رکھ دیتے ہیں' لہٰذا مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت ومودت' ہمدردی وغمخواری اور دکھ درد میں ایک ماں کی ایسی اولاد کی طرح ہوکر رہنا چاہئے جن کے درمیان ایک دوسرے کے لئے بے مثال ہمدردی ہو کہ جس سے کسی غیر کو کسی طرح کی ہمت و جرأت نہ ہوسکے کہ ان میں سے کسی کی طرف انگلی اٹھائے اس لئے بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''کونوا عباداللہ اخوانا'' کے مصداق بن جاؤ دنیا میں تم ہی غالب رہوگے' تم ہی باعزت رہوگے' اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

مسلمان بھائی پر ظلم مت کرو

المسلم اخوالمسلم لایظلمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' لہٰذا بھائی اپنے بھائی پر ظلم نہ کرے' ظلم وستم اللہ کے نزدیک نہایت منحوس ترین چیز ہے' قیامت کے دن ایک ظلم بہت سی تاریکیوں کا سبب ہوگا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ دنیا کا ایک ظلم' ظالم کے لئے آخرت میں بہت ساری سیاہیوں اور تاریکیوں کا سبب بنے گا' جیسا کہ مومن کے آگے پیچھے دائیں بائیں نور ہی نور ہوگا' ایسا ہی ظالم کے آگے پیچھے دائیں بائیں ظلمت اور تاریکیاں ہی تاریکیاں ہوں گی۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ظلم ظالم کے لئے بہت سی تاریکیوں کا سبب بنے گا۔''

(ترمذی ج۲/ص۲۳' شعب الایمان ج۶/ص۴۹)

قیامت کے دن اللہ ہی ظلم کا بدلہ دلائے گا

ایک حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا کے اندر جس بندہ مومن پر ظلم ہوا ہے اور دنیا میں اس کو اس کا بدلہ نہیں ملا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کو بدلہ دلائے گا۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا کے اندر کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس نے کسی شخص پر ظلم کیا ہو اور مظلوم کو اس کا بدلہ نہ ملا ہو' مگر اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مظلوم کو اس سے ضرور بدلہ دلائے گا۔''

(شعب الایمان ج۶/ص۵۵)

امت کو تین قسم کی برائیوں سے بچنے کی نصیحت

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو خطرناک قسم کی تین برائیوں سے دور رہنے کی نصیحت فرمائی:

۱:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آپ کو ظلم سے دور رکھو' اس لئے کہ قیامت کے دن ایک ظلم بہت سی تاریکیوں اور سیاہیوں کا سبب بنے گا' جب مومن کے دائیں بائیں آگے پیچھے نور ہی نور ہوگا

تو اس ظالم کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا۔

۲:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آپ کو بدکلامی اور بدگمانی سے دور رکھو اور کسی مسلمان بھائی کے ساتھ فحش گوئی اور گالی بکنے سے اپنے آپ کو دور رکھا کرو' اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ایسے لوگ کبھی محبوب نہیں بن سکتے جو فحش گوئی اور بدکلامی سے پیش آتے ہیں۔

۳:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے آپ کو خود غرضی اور لالچ سے دور رکھو اور اسی خود غرضی اور لالچ نے تم سے پچھلی امت کو تین قسم کی برائیوں پر آمادہ کر رکھا تھا: (۱) خود غرضی کی بنا پر جھوٹ بولنے پر آمادہ ہو جاتے تھے' (۲) خود غرضی اور لالچ کی بنا پر کسی پر ظلم کرنے پر آمادہ ہو جاتے تھے (۳) یہی خود غرضی اور لالچ کی بنا پر اعزہ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق اور قطع رحمی کرنے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا مسلمان زیادہ افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں وہ سب سے افضل ترین مسلمان ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت عبداللہ بن عمر و بن العاصؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو ظلم سے دور رکھو اس لئے کہ ایک ظلم قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں اور اندھیروں کا سبب بنے گا اور تم اپنے آپ کو فحش گوئی اور بدکلامی سے دور رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بالقصد فحش گوئی بتکلف فحش اور بدکلامی کو پسند نہیں کرتا اور اپنے آپ کو خود غرضی اور لالچ سے دور رکھا کرو' اس لئے کہ تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہو چکے ہیں ان کو خود غرضی اور لالچ نے ہلاک کر رکھا تھا' اور خود غرضی ان کو جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتی تو وہ جھوٹ بول لیتے اور ظلم پر آمادہ کرتی تو وہ ظلم کر لیتے اور قطع رحمی پر آمادہ کرتی تو رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی اور قطع تعلق اختیار کر لیتے تو اس پر کسی صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا مسلمان زیادہ افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔''

(شعب الایمان' بیہقی' مسند احمد' نسخہ مرقم)

مسلمان بھائی کو بے یارومددگار مت چھوڑو

المسلم اخو المسلم لا یخذلہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' ایک دوسرے کو بے یارومددگار نہ چھوڑے' اگر مسلمان کو بے یارومددگار چھوڑیں گے تو ہر طرف سے مسلمان بے دست و پا ہو کر کمزور پڑ جائیں گے' جس سے غیر مسلم دشمنوں کو ہر طرف سے مسلمانوں کو زیر کرنے کا موقع فراہم ہو سکتا ہے اور دشمنوں کی نگاہوں میں تمہاری جو طاقت اور ہیبت جمی ہوئی ہے وہ ہوا کی طرح اڑ جائے گی' اسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے:

''اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے فرمانبردار بن جاؤ اور تم آپس میں جھگڑے اور اختلافات مت کرو اور اگر ایسا ہوا تو تم بزدل ہو کر پھسل جاؤ گے اور تمہاری طاقت وشہرت ہوا کی طرح اڑ جائے گی اور تحمل اور آزمائش کے موقع پر صبر کرو بے شک اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورۃ انفال: ۴۶)

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے دور کر کے بے یارومددگار ذلت وخواری میں مبتلا کرے گا جو دنیا کے اندر کسی مسلمان کی بے حرمتی اور آبروریزی کر کے اس کو بے یارومددگار چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کی اپنی رحمت سے مدد فرمائے گا' جس نے دنیا کے اندر کسی مسلمان کی عزت وآبرو کی حفاظت میں مدد کی' اور اس کو بے یارومددگار نہ چھوڑا ہو' اس لئے کہ مسلمان کو بے یارومددگار چھوڑنے میں مسلمانوں کا اتحاد ختم ہو جاتا ہے اور آپس کی ہمدردی اور محبت کا جذبہ درمیان سے اٹھ جاتا ہے' اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لا یخذلہ'' کہ مسلمان کو بے یارومددگار مت چھوڑو۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ ذلیل کر کے بے یارومددگار چھوڑ دیتا ہے' جہاں اس کی بے حرمتی اور آبروریزی ہوتی ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ بے دست و پا چھوڑ دے گا' جہاں وہ اللہ کی مدد کی ضرورت محسوس کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے' جہاں اس کی آبروریزی اور بے حرمتی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کرے گا' جہاں اس کو اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی۔'' (مسند احمد وابوداؤد)

مسلمان بھائی کو حقیر مت سمجھو

المسلم اخو المسلم لا یحقرہ:

''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں' ایک دوسرے کو حقیر نہ سمجھیں اور ایک دوسرے کو حقیر سمجھنا آپس میں اختلاف اور افتراق کا باعث ہے اور جو شخص حقیر سمجھ رہا ہے' اس کے اندر غرور اور کبر ہے' جو نہایت خطرناک ہے' ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہے' تمام مسلمان برابر درجہ کے ہیں' اگر کسی کا درجہ مقام اونچا ہے تو صرف تقویٰ کے ذریعہ سے ہے اور کسی مسلمان کو حقیر سمجھنے والا کبھی متقی نہیں ہو سکتا۔

ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ دنیا اور آخرت میں کسی انسان کے بدترین ثابت ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر اور ذلیل سمجھے' کسی کو ذلیل اور حقیر سمجھنے کا مرض مسلمانوں کے دلوں میں اختلاف اور بغض وعناد پیدا کرنے کا اہم سبب ہے۔

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کبر اور اخلاق رذیلہ سے امت کو دور رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے:

''حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں' لہٰذا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی خیانت نہ کرے اور نہ اس کو جھٹلائے اور نہ ہی اس کو بے یار ومددگار ذلیل کر کے چھوڑے' ہر ایک مسلمان کی عزت وآبرو اور جان ومال دوسرے پر حرام اور محترم ہے اور تقویٰ کا تعلق دل سے ہے' اس کی طرف اشارہ فرمایا' اور کسی انسان کے بدترین ثابت ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔'' (ترمذی ۲/۱۴)

☆☆..........☆☆

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ

کی چند بیش بہا نصائح

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری وعقائد اہل سنت والجماعت کے حاصل کرے (خواہ صحبت علماً سے' خواہ کتاب سے اور اگر زیادہ استعداد ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے: موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر' تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار' شرح وقایہ (اردو) مالابد منہ' پند نامہ شیخ فرید الدین عطار' اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت' گلزار ابراہیم' جہاد اکبر' تحفۃ العشاق' غذائے روح' ارشاد مرشد اور ان کتابوں کو سفر میں ہمراہ رکھے) پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے: حرص' امل' غضب' جھوٹ' غیبت' بخل' حسد' ریا' تکبر' کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر' شکر' قناعت' علم' یقین' تفویض' توکل' رضا' تسلیم اور شرع کا پابند رہے اور اگر گناہ ہو جائے' جلدی کر کے نیک عمل سے تدارک کرے' نماز باجماعت وقت پر پڑھے' کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو لذت ذکر پر شکر بجالائے' کشف وکرامات کا طالب نہ ہو' اپنا حال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے' دنیا و مافیہا کو دل سے ترک کر دے' خلاف شرع فقراء کی صحبت سے بچے' لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے' اپنے کو سب سے کمتر جانے' کسی پر اعتراض نہ کرے' بات نرمی سے کرے' سکوت وخلوت کو محبوب رکھے' اوقات منضبط رکھے' تشویش کو دل میں نہ آنے دے' جو کچھ پیش آئے' حق کی طرف سے سمجھے' غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے' دینی کاموں میں نفع پہنچاتا رہے' نیت خالص رکھے' خورد ونوش میں اعتدال رکھے' نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ کسب حلال افضل ہے' اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں' بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے' نہ کسی سے امید خوف کرے' حق تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہے' نعمت پر شکر بجالائے' فقر وفاقہ سے تنگدل نہ ہو' اپنے متعلقین سے نرمی برتے' ان کی خطاوقصور سے درگزر کرے' ان کا عذر قبول کرے' کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے' عیب پوشی کرے' اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے' کسی سے تکرار نہ کرے' مہمان نواز ومسافر پرور رہے' غرباً ومساکین' علماً وصلحاً کی صحبت اختیار کرے' قناعت وایثار کی عادت رکھے' بھوک و پیاس کو محبوب سمجھے' کم ہنسے' زیادہ روئے' عذاب الٰہی اور اس (اللہ) کی بے نیازی سے لرزاں رہے' موت کا ہر وقت خیال رکھے' روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے' نیکی پر شکر اور بدی پر توبہ کرے' صدق مقال' اکل حلال اپنا شعار بنائے' غیر مشروع مجلس میں نہ جائے' رسوم جہل سے بچے' شرگین' کم گو' کم رنج' اصلاح جو' نیکو کار' نیکو رفتار' باوقار' بردبار رہے' ان صفات پر مغرور نہ ہو' اولیاً کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے' گاہ بگاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصال ثواب کرے' مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کامل طور پر بجالائے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرے۔

مرسلہ: قاری محمد فاروق تونسوی

مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی

حیات و خدمات

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ نے شجاع آباد کے علمی، عملی اور اعتقادی طور پر پسماندہ علاقہ میں نصف صدی تک توحید و سنت کی شمع فروزاں رکھی۔ مرحوم نے ۱۹۲۷ء میں مولانا نور محمد کے گھر آنکھ کھولی، جب ہوش سنبھالا تو پوری قوم کو شرک و بدعت کی غلاظت میں لت پت پایا، آپ کے والد محترم اگر باضابطہ عالم دین نہ تھے، لیکن اہل علم سے محبت رکھتے تھے، انہوں نے اپنے ہونہار فرزند ارجمند کو دین کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ آپ نے استاذ الکل مولانا غلام رسول پونٹوی جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے شاگرد رشید تھے، صرف ونحو کے علوم حاصل کئے، آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت پونٹویؒ کے علاوہ مولانا خیر محمد مکی الحجازیؒ والد محترم مولانا محمد مکی مدظلہ مکہ مکرمہ، مولانا عبدالغنی جاجرویؒ سرفہرست ہیں اور ایسے ہی مولانا یار محمدؒ سے بھی تحصیل علم کیا۔

آپ کا بیعت کا تعلق شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ التفسیر علامہ سید شمس الحق افغانی قدوۃ السالکین حضرت اقدس سیدی و مرشدی حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے رہا۔

علوم وفنون کی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے شجاع آباد کے جنوب میں ۱۹۶۰ء میں مدرسہ عزیز العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا، جہاں تمام علوم متداولہ کی تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپؒ مدرسہ عربیہ عزیز العلوم کے علاوہ بہاولپور گھلواں میں حضرت حافظ کریم بخش لاثانیؒ کے قائم کردہ مدرسہ میں پڑھاتے رہے، آپ اپنے وعظ و تبلیغ میں حضرت حافظ کریم بخش لاثانیؒ کا تذکرہ بڑے مزے لے لے کر فرماتے اور ان کے ذکر پر جھوم جھوم جاتے۔

کوٹ ادو میں خطیب و مناظر اہلسنت علامہ دوست محمد قریشیؒ کے قائم کردہ دار المبلغین میں ایک عرصہ تک دورہ تفسیر پڑھاتے رہے۔ دار العلوم اسلامی مشن بہاولپور میں بھی مدرس رہے۔ کبیر والا کے علاقہ معرال میں بھی مدرس رہے۔

آپ ایک رسیلے اور ٹھنڈے میٹھے خطیب تھے، قرآن پاک خوبصورت طرز کے ساتھ پڑھتے، اگرچہ آپ فنون پر عبور رکھتے تھے، لیکن آپ کی اصل جولانگاہ قرآن پاک کی تفسیر تھی، آپ وعظ میں قرآن پاک خوبصورت انداز میں پڑھتے جو دلوں پر اثر انداز ہوتا۔

پنجاب کے کچھ علماء نے جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے نام سے تنظیم قائم کی، جس کا مقصد توحید وسنت کی اشاعت اور رسوم و بدعات کا رد تھا، لیکن کبیر والا کے ایک بے لگام خطیب نے اپنی چرب زبانی کی وجہ سے اپنی تقاریر میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو موضوع بحث بنانا شروع کردیا اور سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر الشریف جیسے متفقہ عقیدہ کو متنازعہ بنانا شروع کردیا، نیز اس کی زبان درازی سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم اجمعین اور اسلاف امت نہ بچ سکے، اور اس نے اپنی تقاریر میں بڑی حقارت کے ساتھ اکابرین علماء اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کی تضحیک و تذلیل شروع کردی تو استاذ محترم نے اسے سمجھانے کی بھرپور کوشش کی، جب دیکھا کہ موصوف ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں تو گجرات کے مولانا سید عنایت اللہ بخاری سے استدعا کی کہ اسے سمجھایا جائے، لیکن شاہ صاحب سمجھانے کے بجائے اس کی سرپرستی فرماتے رہے اور کہتے کہ اس کی تحقیق مجھ سے بھی بڑھ گئی، لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ خطیب، گجرات کے سیّدوں کو تعویذات دینے کی وجہ سے مشرک کہنے لگ گئے تو وہی اعتراضات لگا کر اسے گجراتی سیّدوں نے ”خس کم جہاں پاک“ کے نام سے کتاب لکھ کر اسے اشاعت التوحی سے الگ کردیا۔ غرضیکہ مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ جب جماعت میں اس کو اجماعی عقیدہ کے خلاف تقاریر کرنے سے نہ روک سکے تو آپ نے اشاعت التوحید سے علیحدگی کا اعلان کر کے اقامۃ التوحید والسنۃ کے نام سے کام شروع کردیا اور ”دعوۃ الانصاف فی حیات جامع الاوصافؐ“ کے نام سے کتاب لکھی، جس میں علماء اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے مسلک کو قرآن و سنت کے دلائل سے مبرہن کیا، کتاب پر حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ، مفتی اعظم مفتی عبدالستارؒ کی تقاریظ و تصدیقات نے کتاب کی عظمت کو چار چاند لگادیئے۔

(۱) دعوۃ الانصاف فی حیات جامع الاوصافؐ: میں مسئلہ حیات النبیؐ اور سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر الشریف کو قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت کیا، (۲) فاتحہ الالطاف: میں سورۂ فاتحہ کو قرآن پاک کا خلاصہ ثابت کیا گیا ہے۔ (۳) مسئلہ میلاد النبیؐ: میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر

ہونے والی رسوم وبدعات کا رد کیا گیا ہے، (۴) کلید قرآن: قرآن پاک کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے، کلیدِ قرآن ابھی زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوسکی، (۵) درسِ نظامی کی مشہور کتاب شرح جامی پر حواشی، جو درحقیقت آپ کے استاذ محترم حضرت مولانا غلام رسول پونٹویؒ کے افادات ہیں، شرح جامی جیسی ادق کتاب کو سمجھنے کے لئے شاندار چیز ہے، کاش کہ چھپ جائے تو علماء وطلبہ کو بہت فائدہ ہو اور بھی کئی ایک قلمی چیزیں موجود ہیں جو صاحبزادگان بالخصوص مولانا امداد اللہ عزیز کی توجہات کی منتظر ہیں،

اللہ پاک نے حضرت موصوف کو پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے، آپ کے شاگردوں میں سے کئی ایک حضرات شیوخ حدیث وتفسیر اور قابل فخر اساتذہ اس راقم الحروف کو چھ سات سال حضرت الاستاذ کی خدمت اور استفادہ کا موقع نصیب ہوا بلکہ کریما، نام حق سے لے کر شرح جامی تک اکثر وبیشتر کتابیں آپ سے پڑھیں۔

آپ کا انداز تدریس سادہ اور عام فہم تھا، لمبی چوڑی تقریر سے احتراز کرتے تھے، تحت اللفظ گفتگو فرماتے تاکہ طالب علم کو نفس کتاب سمجھ آسکے اور اس سے بڑھ کر آپ مطالعہ پر نہ صرف زور دیتے بلکہ مطالعہ کی نگرانی بھی فرماتے اور اگلے دن مطالعہ سنتے بھی تاکہ طالب علم کو مطالعہ کا ذوق پیدا ہو، جب ہم نے کریما سعدی شروع کی تیسرے چوتھے روز فرمایا کہ کل مطالعہ کر کے حل کر کے آئیں، مطالعہ سنوں گا، چنانچہ ابتداء ہی سے مطالعہ کی عادت ڈالی۔

آپ نے ۴۸ سال تک مدرسہ عربیہ عزیز العلوم کی خدمت کی، قوت لایموت پر گزارا کیا، معمولی وظیفہ پر ساری زندگی گزار دی۔ خودی اور خودداری کی وصف سے مالا مال تھے، اپنی ذات کے لئے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔

علم وعمل کا یہ بحر تاباں نصف صدی فروزاں رہ کر ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک ۳ بجے غروب ہوگیا، اگلے روز تلکوٹ ہائی اسکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی، امامت کے فرائض آپ کے جانشین مولانا مفتی عبداللہ عزیز نے سرانجام دیئے۔ نماز جنازہ میں علماء وطلبہ کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ان کے قائم کردہ مدرسہ عزیز العلوم کے جنوب مشرق میں قبر بنائی گئی، جہاں آپ محو استراحت ہیں۔ اللہ پاک ان کی قبر پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ان کی اولاد اور تلامذہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

☆☆......☆☆

قادیانی خاندان کا قبول اسلام

۸/شوال بروز اتوار ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۱/اکتوبر ۲۰۰۷ء بعد نماز عشاء مہر شوکت حیات بھروانہ سیال ناظم حلقہ ۹۷ جھنگ کے ہاں مندرجہ ذیل حضرات کی موجودگی میں شاز گل ولد گل محمد قوم بھروانہ سیال جو کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا تھا، قادیانی مذہب کے متعلق بحث شروع کی۔ ڈاکٹر محمد اقبال ولد میاں خان قوم بھروانہ سیال نے مولانا غلام حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مدعو کیا، مولانا نے شاز گل اور حاضرین مجلس کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب حقیقۃ الوحی، کشتی نوح، ایک غلطی کا ازالہ، تذکرہ، دافع البلاء وغیرہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد، اللہ پاک کی توہین، انبیاء علیہم السلام کی توہین اور دوسرے حوالے پیش کئے تو ان حوالوں کو سن کر اور دیکھ کر حاضرین مجلس کے سامنے شاز گل نے قادیانی عقیدہ سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ بعد ازاں شاز گل، کی اہلیہ مسماۃ سائرہ بی بی بمعہ بچوں، مران شہریار دختران جاذبہ تحریم اسوہ عروہ نے بھی مولانا غلام حسین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اعلان کیا کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ومرتد اور اسلام سے خارج ہے، خاص کر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے اور ان کو مسلمان سمجھنے والے کافر ومرتد اور دائرہ اسلام خارج ہیں، شاز گل نے کہا کہ ہماری طرح اور بہت سارے مسلمانوں کو قادیانی دھوکا دے کر مرتد کر رہے ہیں، مسلمانوں کو اس محاذ پر بہت محنت سے کام کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کرنا چاہئے۔ حاضرین مجلس نے شاز گل کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور اللہ کا شکر ادا کیا ناظم نے مٹھائی تقسیم کی اس تقریب میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی: مہر شوکت حیات بھروانہ سیال ناظم حلقہ ۹۷ جھنگ، مولانا محمد یوسف، ڈاکٹر محمد اقبال، مہر محمد خالد، غلام بشیر، محمد رفیق، محمد منور، محمد حفیظ، محمد حنیف، محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ، چوہدری شہباز ایڈووکیٹ، محمد نعیم شیخ، محمد مقبول۔

۲۶ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

قادیانیت نوازی کی حد ہوگئی، اسلامی تشخص مجروح ہو رہا ہے: کانفرنس میں تقاریر

ملک دشمن لابی جغرافیائی و نظریاتی حدود ختم کرنے کے درپے ہے، دینی مدارس کی حفاظت کرنا مملکت کی ذمہ داری ہے

انتخابات میں اسلامی ذہن اور عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل یقین رکھنے والے امیدواروں کو کامیاب کرایا جائے

رپورٹ: محمد ارشد خرم

چناب نگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں یکم نومبر ۲۰۰۷ء صبح گیارہ بجے شروع ہوئی۔ کانفرنس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے اپنی دعا سے کیا۔ قبل از ظہر اور بعد از عصر کانفرنس کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں، ان کی حفاظت کرنا اسلامی اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے، انہوں نے کہا کہ قادیانیت نوازی کی حد ہوگئی اور اسلامی تشخص مجروح ہو رہا ہے، انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے، اس سے انحراف کرنے والا اسلام دشمن ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے استاد الحدیث مولانا یوسف خان نے کہا کہ یہود و ہنود اور قادیانی لابی پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ اسلامیان وطن کا فرض بنتا ہے کہ وہ پاکستان اور اسلام کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے۔ مقررین نے حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ فوج اور سول انتظامیہ میں موجود قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے اگر قادیانی اسی طرح سول انتظامیہ و فوج میں برقرار رہے تو ملک کا وجود خطرے میں رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سندھ سے آئے ہوئے مولانا محمد میرک نے کہا کہ جو نبی کی ایک سنت کو زندہ کرے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا، انہوں نے کہا کہ عوام ختم نبوت کے شیدائیوں کو ووٹ دیں اور ختم نبوت کے غداروں کو ٹھکرا دیں۔

مولانا عبدالحمید لنڈ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں، خدا کی حاکمیت میں دوسروں کو شریک کیا جا رہا ہے، یہود و نصاریٰ کے احکامات لاگو کئے جا رہے ہیں۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، یہود و نصاریٰ کسی کے دوست نہیں، اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے جانشین مولانا سعید احمد جلال پوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے، ان کے بعد نبوت کا یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں بیان فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ختم نبوت بیان فرمایا۔ حضور ﷺ نے عیسائیوں اور یہودیوں سے معاہدے فرمائے لیکن کسی مدعی نبوت سے بات کرنا بھی گوارا نہ کیا اور جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے خلاف براہ راست کارروائی فرمائی آقا نے ایک مشن دیا اور امت کو تعلیم دی کہ جھوٹے مدعی نبوت سے کیسا معاملہ کیا جائے؟ ۱۲ سو صحابہ کرام اور تابعینؒ ناموس رسالت پر قربان ہوگئے۔ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی امت نے کسی مدعی نبوت کو آج بھی برداشت نہیں کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن انہی اسلاف کی شہادتوں کا تسلسل ہے، امت مسلمہ قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھے گی۔

آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن راجہ محمد صدیق نے کہا کہ ختم نبوت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہوئے اس تحریک کا حصہ بنے ہیں۔ انشاء اللہ قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہد اول سردار عبدالقیوم کے دور حکومت میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا ایمان مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں مرتدوں سے ووٹ مانگوں، میں کبھی قادیانیوں کے پاس ووٹ کے لئے نہیں گیا۔ نبی کا دشمن میرا دشمن ہے۔ اللہ پاک نے نبی کی ختم نبوت کے صدقے دوبارہ کامیاب فرمایا۔ میں اپنا جان و مال، اولاد سب ختم نبوت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، جب تک ہماری جان میں جان ہے ختم نبوت کا

جبراً اقتدار پر ہو۔

ڈڈیال سے آئے ہوئے ممتاز عالم دین مولانا عبدالماجد صدیقی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے دین کی بنیاد ہے، اس عقیدے کی بنیاد پر اپنی جدوجہد کا آغاز کریں انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی قدردانی فرمائے گا۔

متحدہ مجلس عمل کے سابق رکن قومی اسمبلی مفتی ابرار سلطان نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا جو انکار کرے یا اس میں تاویل کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نبی تو درکنار کوئی معقول انسان بھی نہیں تھا۔ مرزا نے جنگ آزادی کے حریت پسندوں کو قزاق کہا جبکہ ہمارے نبی نے ہمیں حسن اخلاق کا درس دیا، اگر ہم نے دین اسلام کا غلبہ قائم کرنا ہے اور فتنوں کا تعاقب کرنا ہے تو ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد قائم کرنا ہوگا، ایک دوسروں کے خلاف بندوق اٹھانا کافروں کا طریقہ واردات ہے۔ مملکت خداداد ہمارا گھر ہے ہم آپس میں لڑکر بیرونی مداخلت کا راستہ ہموار کررہے ہیں اور عالمی طاقتیں ہمیں ریزہ ریزہ کردیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ استعفوں کی سیاست ناکام سیاست ہے اور اب بھی کہتے ہیں استعفوں کی سیاست ناکام سیاست تھی، ہم نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور ہمارے ہی خلاف پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، غلبۂ اسلام کے لئے ہمیں اپنے اکابر پر اعتماد کرنا ہوگا۔

مجلس علمائے اہلسنت کے مرکزی ناظم مولانا عبدالکریم ندیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ سارے زمانے اور علاقے حضورﷺ کے ہیں، اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضورﷺ قیامت تک کی انسانیت کے نبی ہیں۔ ہر نبی اپنے اعلان نبوت کے ساتھ معجزات لائے۔ حضورؐ کے معجزات تمام مخلوق پر ظاہر ہوئے، کائنات کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں حضورﷺ کی نبوت کے معجزات ظاہر نہ ہوئے ہوں، انہوں نے کہا کہ حیات عیسیٰؑ کا انکار کرنے والا کافر ہے، اللہ نے مدارس کو حضورﷺ کی نسبت سے ہمیشہ قائم رکھا اور مدارس بھی حضورﷺ کا معجزہ ہیں۔ قرآن کی توہین کرنے والا اور اس معجزے کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔ مدارس و مساجد کے دشمن نبی کے معجزات کے دشمن ہیں، شہدائے لال مسجد کا نام رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم کے فرزند نواب زادہ منصور احمد خان نے کہا کہ سازشوں کا سلسلہ مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ سے جاری وساری رہا ہے لیکن جتنی سازشیں اس وقت مسلمانوں کے خلاف ہورہی ہیں، پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔ یہود اور قادیانی ان سازشوں کا مرکز و محور ہیں، امریکا مسلمانوں سے سب سے زیادہ خطرات محسوس کرتا ہے، کیونکہ مسلمان اپنے دین کے لئے جان دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ افغانستان میں روس کی شکست کے بعد امریکا مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے تاکہ مسلمانوں کی طاقت کو منتشر کردیا جائے۔ امریکا! پاکستان، افغانستان، ایران، سعودی عرب، لیبیا اور شام کو تقسیم کرکے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنا چاہتا ہے۔ ناموس رسالت کے خلاف سازشیں بھی امریکا کے اشارے پر ہورہی ہیں۔ اب سیاسی اور مذہبی اختلافات کو ختم کرکے ہمیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانا چاہئے، مایوس نہیں ہونا چاہئے، انشاء اللہ یوم حساب آنے والا ہے، اگر ہم متحد ہوجائیں تو یہاں کسی بش، یہودی یا قادیانی کا نمائندہ ہمارا حق نہیں چھین سکتا۔

جمعیت علماء ہند کے سیکریٹری جنرل مولانا محمود مدنی نے کہا کہ انسان کی عقل پر جب پردہ پڑگیا تو اس نے مختلف معبود بناکر ان کی پوجا شروع کردی اور اپنے سے کمتر درجے کی چیزوں کو اپنا معبود بنالیا، اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ذریعے سے ہمیں دنیا کی عزت عطا فرمائی اور انشاء اللہ آخرت کی عزت بھی عطا فرمائیں گے، تمام تر کامیابیوں کی ضمانت ایمان ہے، اگر کوئی انسان ایمان سے محروم رہ جائے تو اچھا تھا کہ وہ انسان ہی نہ ہوتا، اسلام دہشت گردی کا مذہب نہیں بلکہ امن وسلامتی کا مذہب ہے، جو اسلام کا دہشت گردی سے تعلق جوڑ رہے ہیں وہ حقائق کا منہ چڑا رہے ہیں، انہوں نے کہا قادیانیت کوئی مسلک نہیں بلکہ علیحدہ مذہب ہے، جس طرح حضورﷺ کو نبی ماننا ضروری ہے اسی طرح ان کی ختم نبوت کو ماننا بھی ضروری ہے۔ قادیانیت کا تعاقب اور مسلمانوں کو اس کے خطرات سے آگاہ کرنے کا مشن جاری رہنا چاہئے۔ مسلمانوں کی لاعلمی دور کرنے کی کوششیں نہ کی گئیں تو قیامت کے دن اللہ کی پکڑ سے بچنا مشکل ہوگا، ہمیں سادہ لوح مسلمانوں کو اس فتنے سے بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔

مولانا عبدالحق بشیر نے کہا کہ حضورﷺ کے بعد خلافت کو نہ ماننا بھی ختم نبوت کا انکار ہے، خلافت راشدہ ختم نبوت کی دلیل ہے، قادیانیت کا سب سے آسان اور جامع تجزیہ بقول علامہ اقبالؒ: ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے“ قادیانی پاکستان کی معیشت پر بالکل اسی طرح اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہتے ہیں جس طرح یہودیوں نے امریکی معیشت کو اپنے شکنجے میں کس رکھا ہے۔ پاکستان مصائب کا شکار ہوگیا، آج بھی پاکستان کے مذہبی طبقات پھر مشکل میں ہیں، یہ اشارہ ہے کہ ملک کی مشینری پر پھر قادیانی گرفت مضبوط ہورہی ہے، پاکستان کے تمام مذہبی طبقات کی نظریں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر لگی ہیں، پاکستان شریعت کونسل درخواست کرتی ہے کہ مذہبی طبقات کی بکھری ہوئی قوت کو یکجا کرکے ملک کو سازشوں سے بچایا جائے۔ قادیانی ہمارے سیاسی اور معاشی نظام پر

قبضے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے لال مسجد کے حوالے سے کہا کہ سینکڑوں بچیاں قرآن کریم کا واسطہ دیتی رہیں لیکن خدا کی مدد نہ آئی، ہمارا رب ہم سے ناراض ہوگیا، ہمارا رب معافی سے راضی ہوگا جس دن ہمارا رب ہم سے راضی ہوگیا، ہم غالب ہوں گے، دنیا میں مسلمانوں کی پستی اور ذلت کا سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، جہاد کا نام لینا جرم قرار دے دیا گیا، ہماری بدقسمتی ہے کہ اللہ ہم سے ناراض ہوگیا ورنہ اس کے لئے تو ایک مچھر کافی تھا، ہتھکڑیاں علماء کا زیور ہے۔

مولانا عبدالغفور حقانی نے رات کے آخری پہر ہزاروں کے اجتماع سے خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس کانفرنس میں عاشقان رسول کی اتنی بڑی تعداد یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ قیامت آسکتی ہے، نبیؐ کا ذکر ختم نہیں ہوسکتا۔ قادیانیوں کی نبوت ڈالروں پر چل رہی ہے جبکہ ختم نبوت کی تحریک مسکینوں کی تحریک ہے، ہر دور میں ہماری ایمانی غیرت کا امتحان لیا گیا، نبی کی ختم نبوت کے مسئلے پر جب بھی ہم میدان میں آئے اللہ نے ہماری مدد کی۔ جہاد دنیا سے کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائیں اور محمد عربی کے دامن میں پناہ لے لیں، آسمان اتنا بلند نہیں جتنا محمد عربی کا مقام ہے۔

کانفرنس کے دیگر مقررین میں صاحبزادہ مبشر محمود، سید محمد زکریا، قاری حبیب الرحمٰن اختر، مولانا ریحان فاروقی، مولانا حق نواز اختر اور صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی نے بھی خطاب کیا، جبکہ حافظ محمد شریف مچن آبادی، حافظ محمد ابوبکر، حافظ محمد عمار، حافظ محمد سلیم میر، حافظ محمد اشفاق، صوفی قائم دین نے نظموں اور نعتوں سے کانفرنس کو رونق بخشی۔

تیسری نشست کے اختتام پر مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے رقت آمیز دعا فرمائی تو پورا پنڈال دھاڑیں مار کر رو رہا تھا۔ کانفرنس کے موقع پر شرکاء کے لئے کھانے کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے موقع پر مدرسہ تعلیم القرآن کے حفاظ طلبہ کی دستار بندی بھی کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس میں منظور شدہ قراردادیں:

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قادیانی فتنہ سے متعلق متفقہ طور پر منظور شدہ قومی اسمبلی کی قرارداد کی روشنی میں آئین ودستور میں موجود قانون کے مطابق عمل درآمد گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆......یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا پر حکومت پاکستان قانون سازی کرے۔

☆......یہ اجلاس اسلامیان وطن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آنے والے انتخابات میں اسلامی ذہن اور عقیدہ ختم نبوت پر کامل ومکمل یقین رکھنے والے امیدواروں کو کامیاب کرائیں، تاکہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تشخص کو مجروح کرنے کی بین الاقوامی سازش کو ناکام بنایا جاسکے۔

☆......یہ اجلاس پنجاب کے وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی کی بدترین قادیانیت نوازی پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔

الف:......چوہدری پرویز الٰہی نے معروف قادیانی ڈاکٹر مبشر کی امریکی بیوی کو اپنا مشیر تعلیم مقرر کرکے محکمہ تعلیم پنجاب کے ذریعہ اسلامیان پنجاب کے بچوں کو قادیانی چنگل میں پھنسانے کی مذموم کوشش کی۔

ب:......ساتویں جماعت کے لئے ’’پنجابی دی دوجی کتاب‘‘ ترمیم شدہ شائع کردی۔ اس میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کے اجماعی عقیدہ کے خلاف خالصتاً قادیانی عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نوں وفات پایاں پنج سو اکہتر ورے ہوچکے ن‘‘ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات پائے پانچ سو اکہتر سال ہوچکے تھے) یہ جملہ قادیانی نظریات کا آئینہ دار ہے، اس کے لکھنے، شائع کرنے اور منظوری دینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

ج:......چوہدری پرویز الٰہی نے ڈاکٹرز ہسپتال لاہور کے شعبہ قلب کا انتظامی سربراہ ڈاکٹر مبشر قادیانی کو بنایا ہے، یہ سراسر زیادتی ہے۔

د:......جنرل ہسپتال لاہور کے عقب میں ۱۶۵ کنال پر مشتمل کھربوں روپے کی زمین امریکی این جی اوز سی کی معرفت ڈاکٹر مبشر میڈیکل کالج کے نام بلامعاوضہ دیے جانے کو بدترین قادیانیت نوازی قرار دیتا ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری پنجاب حکومت اور اس کے وزیر اعلیٰ پر عائد ہوتی ہے، یہ قادیانیت نوازی کی بدترین مثال ہے جس کے مرتکب وزیر اعلیٰ پنجاب ہوئے۔

ہ:......سیالکوٹ ضلع کے گاؤں اونچی کھرلیاں جس کی ۹۸ فیصد آبادی مسلمان ہے، اس گاؤں کا نام قادیانی ڈاکٹر مبشر کے متعصب جنونی قادیانی باپ کے نام پر اسلام پورہ رکھا گیا ہے۔

ھ:......اس گاؤں میں نہر کی متروکہ پٹری کی ۱۳ کنال زمین ۹۰ سالہ لیز پر قادیانی مبشر ڈاکٹر کو دے دی گئی ہے۔ یہ اجلاس پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے ان مذموم اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے ان کی اصلاح کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب سے پرزور مطالبہ

حفاظ طلباء کی دستار بندی

کانفرنس کے موقع پر جن حفاظ طلباء کی دستار بندی کی گئی، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱:...... محمد بلال علوی بن محمد علی علوی مسلم کالونی چناب نگر، ضلع جھنگ۔

۲:...... محمد حسین علی بن محمد عبداللہ مسلم کالونی چناب نگر ضلع جھنگ۔

۳:...... محمد شاہد عمران بن فلک شیر موضع جودہ ضلع جھنگ۔

۴:...... محمد شفقت بن محمد نواز کانڈیوال ضلع جھنگ۔

۵:...... محمد حسنین ظفر بن محمد ظفر کانڈیوال ضلع جھنگ۔

۶:...... محمد حبیب اللہ بن محمد عامیل خان صوبہ سرحد۔

۷:...... محمد زاہد اقبال بن محمد اقبال کانڈیوال ضلع جھنگ۔

۸:...... محمد مظہر بن محمد مختار چناب نگر ضلع جھنگ۔

۹:...... محمد ممتاز خان بن خان محمد احمد نگر ضلع جھنگ۔

۱۰:...... محمد طارق بن محمد خالد دنیا پور روڈ ضلع ملتان۔

۱۱:...... محمد نیک دار علی بن محمد نور ولی میران شاہ صوبہ سرحد۔

کرتا ہے۔

☆ یہ اجلاس قادیانی ولاہوری گروپ کے تمام مرزائیوں سے اپیل کرتا ہے کہ جب عالم دنیا کے علمائے اسلام ومفتیان کرام، رابطہ عالم اسلامی، پاکستان قومی اسمبلی، سپریم کورٹ آف پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر الم نشرح ہو چکا ہے، ہزاروں ہزار لوگ قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں اور برابر ان کا سلسلہ جاری ہے، اس پر مرزائی ٹھنڈے دل سے غور کریں اور قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنواریں تو وہ ہمارے بھائی ہوں گے، جب تک قادیانیت کا فتنہ موجود ہے اس وقت تک شرعی و آئینی طور پر ان کا تعاقب جاری رکھنے کا یہ اجلاس عہد کرتا ہے۔

☆...... یہ اجلاس لال مسجد، مدرسہ حفصہ، وانا، وزیرستان و دیگر آزاد قبائل سمیت سوات میں ہزاروں ناحق شہید ہونے والے مسلمانوں کے ورثاء سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہداء کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔ اجلاس فریقین سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر فائر بندی کر کے امن بحال کریں۔

☆...... یہ اجلاس خودکش حملوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے، اور عوام سے امن کی اپیل کے ساتھ دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت حکومت کو سمجھ دے کہ وہ ملکی مفادات اور اسلام کے خلاف پالیسیاں بنانے سے احتراز کریں۔

☆...... ساہیوال میں قادیانیوں نے دہشت گردی کر کے دو مسلمانوں کو شہید کیا، اس کے نتیجہ میں قادیانی عبادت گاہ جہاں سے دہشت گردی کی واردات ہوئی اسے سیل کر دیا گیا، یہ عبادت گاہ دہشت گردی کے لئے قادیانی استعمال کرتے ہیں اور ہمہ وقت امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ حکومت اسے مستقل خلاف قانون قرار دے کر ہمیشہ کے لئے دہشت گردی کا اڈا بند کرے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس تمام شرکاء اور اس کے انتظامات میں تعاون پر تمام ضلعی و مقامی آفیسران کا شکریہ ادا کرتا ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے نئے ولولے کے تحت آئین کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنے کی اپیل کرتا ہے۔

☆☆☆......☆☆☆

ضلع بدین میں شیزان مصنوعات کا بائیکاٹ

بدین (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے مبلغ مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی کی قادیانی اور قادیانی مصنوعات کے خلاف چلائی جانے والی مہم سے الحمدللہ! بدین میں اس کے اثرات شروع ہو چکے ہیں۔ قادیانی شیزان کی مصنوعات کو مسلمانوں کو دھوکا میں رکھ کر فروخت کر رہے ہیں کہ شیزان فیکٹری میں مسلمانوں کی شیئر بھی ہیں جبکہ یہ بات بالکل جھوٹ ہے، بدین ضلع کے دحری بیوٹر شفاعت علی خواجہ نے شیزان کمپنی کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کمپنی سے اپنا تعلق توڑ دیا ہے اور اس نے شیزان کا تمام اسٹاک بھی واپس کر دیا اور دیگر تمام ڈیلر حضرات سے اپیل کی کہ اسلام، رسالت مآب ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؓ کے دشمن قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

اظہار تعزیت

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی شیر شاہ کے قدیم ایجنسی ہولڈر اور ختم نبوت کے کاز سے محبت کرنے والے جناب محمد یعقوب شوال ۱۴۲۸ھ کے پہلے ہفتہ میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 ور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن — ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے